Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

16-9-07

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 37

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

30 شعبان 1428 ہجری 13 تبوک 1386 ہش 13 ستمبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 2 ستمبر 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُرنور نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر مستورات سے خطاب فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردئیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ: ۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردئیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... "عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ (بخاری کتاب الصوم باب۔ من لم یدع قول الزور العمل بہ)

ترجمہ: "حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔"

☆...... عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان کے مسائل اور روزہ کی برکات

انشاء اللہ العزیز چند دن کے بعد ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس کی برکات واہمیت کا قرآن مجید کی سورہ بقرہ آیت ۱۸۴ تا ۱۸۸ میں خاص طور پر ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنی رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اسکے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔ ان آیات کریمہ میں روزوں کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے ہیں تا کہ روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوں نیز رمضان میں دو طرح کے حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد جس کی عملی تصویر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ملتی ہے۔ اسی طرح احادیث مبارک میں بھی رمضان کی برکات و فیوض اور اہمیت کا بڑی تفصیل سے ذکر ملتا ہے اگر چہ کہ دیگر مذاہب میں بھی کسی نہ کسی شکل میں روزہ کا تصور ملتا ہے بعض میں چند ایام اور بعض میں صرف ایک دن کا روزہ پایا جاتا ہے۔

مذہب اسلام میں جن روزوں کا ذکر ملتا ہے ان کی بنیاد قرآن مجید اور سنت پر ہے اسی طرح احادیث میں بھی بڑی تفصیل سے اس کی وضاحت ملتی ہے۔ چند ایک مسائل اختصار سے بیان کئے جاتے ہیں اس کے بعد اس کے باقی پہلو بھی جو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں کسی قدر بیان کئے جائیں گے۔

چاند دیکھنا : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھ لو تب تک رمضان کے روزے نہ شروع کیا کرو اور اسی طرح جب تک شوال کا چاند نہ دیکھ لیا کرو، رمضان کے روزے ترک نہ کرو ہاں اگر چاند بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے تو رمضان کے دن مکمل کرو یعنی ۳۰ دن کا مہینہ مکمل کرو۔

روزہ کی نیت: حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تک کوئی صبح صادق سے پہلے روزہ کی نیت نہ کر لے اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا۔

روزہ جلد افطار کرنا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ اپنے دین میں اچھے رہیں گے جب تک روزہ جلد افطار کریں گے۔ یعنی جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو فوراً روزہ افطار کرنا چاہئے کسی قسم کی تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

مریض اور مسافر کا روزہ: مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے یہ ارشاد خداوندی ہے مرض سے مراد وہ مرض ہے جس میں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے حاملہ اور مرضعہ بھی مریض کے حکم میں ہیں اسی طرح سفر سے مراد اتنا سفر ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا وقت سفر میں گزرے نیز اگر سفر باعث مشکل و پریشانی ہو تو اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے البتہ روزہ رکھنے کے بعد اگر معمولی سفر درپیش ہو تو روزہ توڑنے کی ضرورت نہیں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا تو روزہ دار نے روزہ کھولنے والوں پر اور بے روزہ دار نے روزہ دار پر کوئی عیب نہ کیا۔

اسی طرح حضرت حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ یا نہ رکھ۔

رمضان کا روزہ قصداً توڑنے کا کفارہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ ڈالا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینہ کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

وصال کے روزہ کی ممانعت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی سحری کئے بغیر اگلے دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔

رمضان کے روزہ کا فدیہ: حضرت انس بن مالکؓ جب بوڑھے ہو گئے اور روزہ نہ رکھ سکتے تھے تو فدیہ دے دیتے تھے۔ یعنی ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتے تھے۔

روزہ دار بے ہودہ بات نہ کرے اور نہ گالی دے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہئے کہ بے ہودہ نہ بکے اور جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

روزہ کا اجر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ وہ چھوڑ دیتا ہے اپنی خواہشوں کو اور کھانے اور پانی کو میرے واسطے تو وہ روزہ میرے واسطے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ جو نیکی ہے اس کا ثواب دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک ملے گا مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کا ثواب بھی میں ہی دوں گا۔

رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

صرف بھوکا پیاسا رہنا: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

بھول کر کھا پی لینا: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے (اسکا روزہ نہیں ٹوٹے گا) وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔

روزہ کھجور یا پانی سے افطار کرنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسر نہ ہو تو سادہ پانی سے روزہ افطار کرو۔

روزہ افطار کرانا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

ایمان اور احتساب سے روزے رکھنا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رکھتا ہے اس کے رمضان سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کیساتھ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے کرتا ہے، اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

سحری کھانا ضروری ہے: حضورؐ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کا فرق سحری کھانا ہے۔

اذان کے وقت کھانا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور کچھ پینے کے لئے اس کے ہاتھ میں برتن ہو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت کو پی کر پورا کرلے۔

روزہ رکھنے کی نیّت: روزہ رکھنے سے قبل انسان یہ دعا کرے بصوم غدٍ نویت من شھر رمضان یعنی کل کے روزے کی میں نے نیت کی۔

روزہ کھولتے وقت کی دعا: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت یعنی اے اللہ تیرے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر میں نے افطار کیا۔

روزہ دار کا قے کرنا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غلبہ کرے جبکہ وہ روزہ سے ہے اس پر قضا نہیں ہے اور جو شخص قصداً قے کرے اس پر قضا ہے۔

روزہ میں مسواک کرنا: حضرت عامر بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس قدر مسواک کرتے کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

روزہ میں سرمہ ڈالنا: ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں سرمہ ڈال لوں جبکہ میں روزہ سے ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں ڈال لے۔

بغیر رخصت کے روزہ نہ رکھنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی رخصت یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑتا ہے تو عمر بھر کے روزے رکھنا اس کی قضا نہیں بن سکتا۔

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں۔ حجامت، قے، احتلام

کلّی کرنا: جو شخص کلّی کرے، پھر پانی کو پھینک دے اس کو یہ بات نقصان نہیں پہنچاتی کہ اپنی تھوک نگل لے۔ یعنی اگر منہ کا سارا پانی پھینک دے تو اسکے بعد تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کسی کی طرف سے روزہ نہیں رکھا جا سکتا: حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز پڑھ سکتا ہے انہوں نے کہا کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر پہلے سے بڑھ کر نظر رکھتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

نمازوں کے قیام کی توفیق ملنے، مغفرت اور ثبات قدم کے عطا ہونے اور دنیا و آخرت کی حسنات کے حصول اور آگ کے عذاب سے بچنے کے لئے مختلف قرآنی دعاؤں کا تذکرہ

اس رمضان میں ان دعائوں کا صحیح ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاھئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 ستمبر 2006ء 29 تبوک 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ سے رمضان شروع ہے۔ یہ مہینہ ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور فرمایا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرة:186) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

پس اس ہدایت سے تبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب اس کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے احکامات اتارے جو ہمارے کرنے کے لئے ہیں۔ بہت سے احکامات ایسے اتارے جن میں بعض قسم کی باتوں سے روکا گیا ہے۔ پھر بہت سی دعائیں سکھائیں جو گزشتہ انبیاء کی دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں بھی سکھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئیں اور قرآن کریم میں ان دعاؤں کے بیان کرنے کا مقصد اُمّت کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ مختلف قسم کے حالات پیدا ہوں تو اُن حالات کے پیش نظر قرآن کریم میں جو مختلف قسم کی دعائیں ہیں وہ دعائیں کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ مختلف قسم کی دعائیں قرآن کریم میں اس لئے جمع کی ہیں تا کہ ایک مومن بندہ ان ... فائدہ اٹھائے۔ اور خالص ہو کر اس کی صفات کے حوالے سے، اس حوالے سے کہ اے خدا تُو نے خود یہ دعائیں ہمیں سکھائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے جب اس سے دعائیں مانگے تو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے یہ ایسے احسانات ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں جو اُس کے حضور خالص ہو کر جھکنے والے کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ آج بھی مَیں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو قرآن کریم میں سکھائی گئی دعاؤں کا مضمون ہے۔

رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس مہینے میں پہلے سے بڑھ کر اپنے بندے پر نظر رکھتا ہوں، اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

پس ہمیں اُن اعمال کی ضرورت ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے تا کہ ہماری یہ معمولی کوششیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اِن دنوں میں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے سے بڑھ کر، عام حالات سے بڑھ کر اپنے بندے پر مہربان ہوتا ہے۔ معمولی نیکیاں بھی بہت بڑے اجر پا لیتی ہیں۔ بھول چوک اور غلطیوں سے اللہ تعالیٰ صرفِ نظر فرماتا ہے۔ پس ہر مومن کو ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا روزے اور عبادتوں کی وجہ سے شیطان جکڑا جاتا ہے۔ اس کے آگے روکیں کھڑی ہو جاتی ہیں، ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ شیطان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے بڑی بدقسمتی کی بات ہو گی کہ وہ رمضان پائے، وہ اپنی زندگی میں رمضان دیکھے اور پھر اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے کی طرف مزید کوشش نہ کرے۔

آج پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مہینے میں داخل فرمایا ہے۔ شیطان جکڑا ہوا ہے، نیکیوں کے کئی گنا بڑھ کر اجر مل رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اٹھانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی نیکیوں میں سے سب سے زیادہ اس کی عبادت، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نمازوں کے پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح نمازوں کی ادائیگی پسند ہے جس طرح اس نے بتایا ہوا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اُن تمام شرائط پر عمل کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں نمازیں ادا کرتا ہے تو وہ ایسی نمازیں نہیں ہوتیں جو الٹا کر منہ پر ماری جانے والی نمازیں ہوں۔ اور یہی مقصد انسان کی پیدائش کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

ہر نیکی کی طرح نمازیں پڑھنے کی یہ توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں ایسی دعا سکھائی جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کے لئے بھی ہے۔ اور جب نسلاً بعد نسلٍ جب یہ دعا مانگی جاتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی اس دعا کے طفیل جو اس نے ہمیں سکھائی ہے عبادت کرنے والے بھی پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراهيم:41) اے میرے ربّ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا

اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ اور میری دعا قبول کر۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے انبیاء کے ذریعہ سے دعائیں سکھائی ہیں۔ یہ دُعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی تھی کہ جس طرح مجھے نمازوں پر قائم کیا ہے اسی طرح میری نسلوں میں بھی قائم کرتا رہ۔ اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن کی نسل میں سے وہ نبی برپا ہونے والا تھا جو تمام نبیوں سے افضل تھا اور ہے، یہ دعا اُس نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مانگی تھی تا کہ آپؐ کی اُمت میں بھی نمازی پیدا ہوتے چلے جائیں۔ پس یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام کو بھی ظاہر کرنے والی ہے کہ آپؐ کے لئے اور آپؐ کی امت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی دعائیں کر رہے ہیں۔ اور یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے سکھائی ہے کہ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام تو نماز قائم کرنے والے تھے، آپؑ نے یہ دعا کی کہ مَیں بھی نمازیں قائم کرنے والوں کا امام ہوں اور ہمیشہ رہوں اور میری نسلیں بھی ہمیشہ نمازیں قائم کرنے والے بناتی چلی جائیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کا علم دے کر ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ آپؐ بھی اس مقام تک پہنچے ہوئے ہیں۔ جہاں آپ نماز قائم کرتے ہوئے اپنی امت کے لئے بھی نمازیں قائم کرنے والے پیدا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تو اللہ تعالیٰ نے نبی پیدا فرمائے تھے اور گو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی لیکن آپؐ کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری اُمّت میں سے بھی میں ایسے نیک فطرت علماء پیدا کرتا رہوں گا جو بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں اور اس زمانے میں یہ نیک فطرت علماء وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس زمانے کے مسیح و مہدی کو مان لیا۔ وہ علماء جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے والے اور عبادتیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ وہ علماء نہیں جو آج کل سیاست میں گرفتار ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کوئی معمولی اور عارضی دعا نہیں تھی بلکہ یہ دعا قیامت تک کے لئے تھی اور آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علاوہ کوئی نہیں جو نماز کے قیام کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تو بہت سے نبی پیدا ہوئے لیکن صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہنے والے ہی ہیں جو قیام نماز کی کوشش کرتے ہیں۔ آج تمام دنیا میں صرف نیک فطرت مسلمان ہیں جو نماز کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی تمام دنیا میں قیام نماز کو رائج فرمانا تھا، کیونکہ آپؐ ہی وہ واحد نبی ہیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کو ابوالانبیاء بھی کہا جاتا ہے ان سے بھی یہ دعا کہلوائی جو پیشگوئی کا بھی رنگ رکھتی ہے۔ پس یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کا قرآن کریم میں ذکر کر کے اُمّت کی بھی ذمہ داری لگا دی کہ قیام نماز کے لئے کوششیں کرتے رہو۔ کیونکہ قیام نماز خدائے واحد کے آگے جھکنے اور وحدانیت کو قائم کرنے کی بھی ایک علامت ہے۔ پس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے جس موعود فرزند اور مسیح و مہدی نے آنا تھا اس نے یہ وحدانیت پیدا کر کے قیام نماز بھی کرنا تھا۔ پس آج جماعت احمدیہ کی یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے جو مسیح محمدی کی جماعت ہے، جس کو آج دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھیلا دیا ہے، کہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں بھی وقت کے لحاظ سے (مختلف اوقات ہوتے ہیں) نماز کا وقت آئے تو قیام نماز کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اس وجہ سے جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت بھی اور ہر احمدی بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ اکثر ہم میں سے نماز میں درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دعائیں پڑھتے ہیں ان میں یہ دعا بھی پڑھتے ہیں۔ تو اس پر غور کریں۔ ایک فکر کے ساتھ اس دعا کی قبولیت مانگنی چاہئے تا کہ نسلوں میں بھی اور جماعت کے ہر فرد میں بھی قیام نماز کی طرف توجہ رہے۔ یہ دعا تو خالص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے ہے۔ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہ کرے اور لوٹا دے۔

رمضان کے ان دنوں میں، جب تقریباً ہر ایک کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی ہے ایک فکر کے ساتھ، غور کر کے یہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعد میں بھی قیام نماز ہوتا رہے گا۔ اور یہ دُعا یقیناً استجابت کا مقام حاصل کرے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ پس اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں بھی اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل اس کا بہترین موقع ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے وہ مقام حاصل ہو گا جس سے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس برکت کو حاصل کرنے کے لئے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہمیں رمضان میں داخل فرمایا ہے اس سے بھر پور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ (التوبہ:186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے''۔ یعنی نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور فرمایا کہ ''تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے''۔ اس سے دوری پیدا ہو جائے۔ نیکیوں میں ترقی کرے'' اور تجلّی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے''۔

(البدر جلد1 نمبر7 مورخہ 12/ دسمبر 1902ء صفحہ 52۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562 جدید ایڈیشن)

پس برائیوں سے بچنے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس مہینے میں خاص طور پر ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش ہو کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرے اور سنوار کر ادا کرتے رہنے کے لئے دعا کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ہمیشہ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس دعا کا فہم و ادراک عطا فرماتے ہوئے اس دعا کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا کہ ہمیشہ جماعت کے لئے قیام نماز ایک طرّہ امتیاز رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی بتائی کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (البقرۃ:129) اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو دیکھیں ہمیشہ قیام نماز کو جاری رکھنے اور قائم رکھنے کے لئے، عبادتوں کو زندہ رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے گروہ پیدا کرتا چلا جائے جو حقیقت میں عبادت اور قربانیوں کے مقصد اور فلسفے کو سمجھتے ہوئے عبادتیں کرنے والے اور قربانیاں کرنے والے ہوں۔ اور اے خدا! یہ سب تیرے خاص فضل اور رہنمائی سے ہو گا۔ اس لئے ہمیشہ ایسے لوگ اور گروہ پیدا فرماتا رہ جن کو تیری براہ راست رہنمائی بھی حاصل ہوتی رہے، ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو رہنمائی کرنے والے ہوں۔ (ہر ایک کو تو علیحدہ علیحدہ نہیں الہام ہوتا۔) اور کبھی یہ نہ ہو کہ تیری رہنمائی سے یہ اُمّت محروم ہو جائے۔ یہاں اس دعا کی انتہا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہوتی ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دعا کی اور دنیا نے دیکھا کہ عرب کے اُن وحشیوں میں کیا انقلاب آیا کہ وہ لوگ ایسے باخدا انسان بنے جن کی راتیں عبادت کرتے ہوئے اور دن اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرتے ہوئے گزرتے تھے۔ اور آپ کی یہ دعا صرف آپ کے وقت تک محدود نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور تا قیامت قبولیت کا درجہ پا گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں حاصل ہوئی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اب آپ کی امت اس کے دائمی نظارے دیکھنے لگی، اس میں دائمی نظارے نظر آنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو مکمل طور پر کبھی بگڑنے نہ دیا۔ ایک ہزار سال کا اندھیرا زمانہ آیا اس میں بھی اللہ تعالیٰ اولیاء امت اور مجدّ دین کے ذریعہ سے عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھاتا چلا گیا۔ مجدّ دین اور اولیاء کے ذریعہ ہمیشہ ایک گروہ ایسا رہا جو صحیح طور پر اس تعلیم پر عمل کرنے والا رہا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ پھر مجدد آخر الزماں اور خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے مبعوث فرمایا جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم اور عبادت کے صحیح طریقے ہمیں سکھائے۔ آپؑ نے ہمیں بتایا کہ موقع و محل کے حساب سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے بجالانے والا ہر صحیح عمل ہی اصل میں صحیح طور پر قربانی اور عبادت کہلا سکتا ہے۔ پس جہاں حقوق اللہ کی بجا آوری اور عبادت کا صحیح طریق ضروری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقوق العباد ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور یہی زندگی کا اصل مقصد ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی طرف ہی اُن کی دعا قبول کرتے ہوئے جھکتا اور رحم فرماتا ہے جو حقوق اللہ بھی ادا کرنے والے ہوں اور حقوق العباد بھی بجالانے والے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کے بارے میں مختلف سوال کرنے والوں کو جو آپؐ سے پوچھا کرتے تھے ان کے حالات کے مطابق مختلف قسم کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً کسی کے سوال کرنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا جہاد کرنا ہے۔ کسی کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا کہ

تمہارے لئے سب سے بڑی نیکی مالی قربانی ہے۔ کسی کو جو عبادتوں میں کمزور تھا فرمایا کہ تہجد کی ادائیگی سب سے بڑی نیکی ہے۔ کسی کو جو جہاد سے ڈرنے والے تھے فرمایا کہ جہاد کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ کسی کو رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ پس حالات کے مطابق عمل کرنا ہی اصل میں صحیح نیکی ہے اور یہ نیکیاں ہی پھر عبادت کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ پس اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود مسیح نے جن باتوں کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے وہ عبادتوں اور قربانیوں کے صحیح طریق ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے حملے کی وجہ سے ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تلوار کے جہاد کو ضروری قرار دیا تھا تو آج مناسک کا معیار، قربانی کا معیار قلم کا جہاد ہے، تبلیغ اسلام ہے، اسلام کا خوبصورت پیغام جو امن اور صلح کا پیغام ہے، اس کو دنیا میں پہنچانا ہے۔

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے قرآن اور اسلام کی تعلیم کو سمجھ کر جو تعلیم ہمیں دی ہے اور جس طرف ہمیں بلایا ہے وہی اصل عبادت اور قربانی کا طریق ہے جسے ہر احمدی نے اپنانا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی خلاف اسلام یا شریعت کے خلاف حکم نہیں دیا بلکہ جن معاملات کو، جن باتوں کو غلط سمجھ کر بعض علماء نے جن کو اتنا فہم و ادراک نہیں تھا پھیلانا چاہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے بارہ میں صحیح رہنمائی کی کہ حقیقت میں کیا چیز ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس دعا کے ساتھ، اس تعلیم کے ساتھ، اس صحیح اسلامی تعلیم کے ساتھ چمٹے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں پہنچائی، ہمیں سکھائی، تا اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے ہم پر رحم فرماتا رہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ہی ثمرہ ہیں جنہوں نے اس زمانے میں صحیح رہنمائی کرنی تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور رحم طلب کرنے کے لئے بعض دعائیں سکھائی ہیں۔ بعض دعائیں مَیں مختصراً بغیر کسی تفصیل کے پڑھتا ہوں۔ فرمایا وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (المومنون: 119) تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پھر ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17) اے ہمارے رب یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر انجام بخیر کی اور بخشش کی دعا سکھائی، ثابت قدم رہنے کی دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194) کہ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

یہ دعا بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ایمان میں مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے اور انجام بخیر کے لئے ہے۔ کہ اے اللہ! ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر جو روحانی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہیں ہمارے گناہوں کی زیادتی، ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں اس میں روک نہ بن جائیں۔ اِس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد، قبول کرنے کے بعد اپنی شامت اعمال کی وجہ سے ہم اس روشنی سے بے بہرہ نہ رہ جائیں جو اصل میں تیرے نور کی روشنی ہے اور جو اس آنے والے نے ہمیں دی ہے۔ پس ہمارے گناہ بخش اور آئندہ بھی ان گناہوں سے بچا اور اس دعویدار کے دعویٰ پر مکمل ایمان لانے والوں اور ان برکات سے حصہ پانے والوں میں ہمیں شامل کرتا رہ جو اس کے ساتھ مقدر ہیں۔ اور جب ہمارا آخری وقت آئے تو اس صورت میں جائیں کہ نیکوں میں ہمارا شمار ہو۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران:148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جو یہ دعائیں ہمیں سکھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ گناہ نہ بخشنے والا ہوتا تو یہ دعا نہ سکھاتا۔ پس یہ ہے ہمارا خدا جو ہمیں یہ دعائیں سکھا رہا ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم رہیں اور گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر یہ بھی ہو کہ ہم کہیں جان بوجھ کر ان برائیوں کو دُہرانے والے نہ ہوں، ان غلطیوں میں دوبارہ پڑ جانے والے نہ ہوں۔

آجکل پاکستان سمیت بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف جو وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی شوشہ اٹھتا رہتا ہے، محاذ کھڑے ہوتے رہتے ہیں تو ہمیں اس دعا کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے تا کہ ثبات قدم بھی رہے ہم اپنے دین پر قائم بھی رہیں اور مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتا رہے۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24) کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحم کو سمیٹنے کے لئے یہ بہت اہم دعا ہے۔ بعض گناہ لاعلمی میں ہو جاتے ہیں، احساس نہیں ہوتا اس لئے مستقلاً استغفار بہت ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بد اثرات سے محفوظ رکھے اور برائیاں کرنے سے بھی بچاتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے“ جب کوئی سزا آتی ہے، کوئی پکڑ آتی ہے تو خدا پر شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ خود کتنی نیکیاں کرنے والے ہیں، کس حد تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ ”انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے“۔ انسان کے جسم کا ہر عضو گناہ کرتا ہے۔ تو ہر ایک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ”آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)“۔ ”یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے“

(البدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26/ دسمبر 1902ء صفحہ 66۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 577 جدید ایڈیشن)

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اس دعا کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے کیونکہ آج کل تو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے سے بھی زیادہ گناہ اور ظلمت پھیل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے محفوظ رکھے اور اللہ کی رحمت ہمیشہ شامل حال رہے۔ آپؑ نے فرمایا تھا کہ آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے تو اس طرف بہت توجہ دیں۔

پھر اسی دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا پائی“ اور وہ دعا یہی تھی کہ ”رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔“

(بدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27/ مارچ 1903ء صفحہ 77۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 171 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا کہ ”ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا“ یعنی آدم نے شیطان سے اپنے آپ کو بچایا تھا۔ ”اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا، نہ تلوار سے.......... آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی.......... اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی“۔

(الحکم جلد 7 نمبر 12 مورخہ 31/ مارچ 1903ء صفحہ 8۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 190-191 جدید ایڈیشن)

پس جہاں یہ دعا ذاتی طور پر مانگنی چاہئے وہاں جماعتی ترقی کے لئے بھی یہ دعا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو آدم کہا، اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو آدم کہا ہے۔

پھر دنیا و آخرت کی حسنات کے لئے ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة:202) کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی فرمایا کرتے تھے کہ صرف آخرت کی حسنات نہ

مانگو بلکہ دنیا کی حسنات بھی مانگو۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو بیماری کے باعث کمزور ہوتے ہوئے بہت دبلا پتلا ہو گیا تھا، چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کیا تم کوئی خاص دعا کرتے ہو اس نے جواب دیا ہاں'' پھر اس نے بتایا کہ مَیں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ خدا کی سزا اس دنیا میں حاصل کرو۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بیمار نے یہ دعا کی تو اللہ کے فضل سے شفایاب ہو گئے۔ صحت مند ہو گئے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء. باب کراھۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا)

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار (البقرۃ:202) اے ہمارے ربّ ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہاں میں آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے۔ کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والا اور پرورش کرنے والے کو''۔ یعنی وہ جو کسی چیز کی انتہا کو آہستہ آہستہ ایک پراسس (Process) میں سے گزار کر انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔'' اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں''۔ بہت سے خدا بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ '' اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے''۔ ہوشیاریوں، چالاکیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے۔ '' تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دل سوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصل اور حقیقی رب تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں، تیرے آستانہ پر آتا ہوں''۔ تو جب اس طرح دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ پھر توجہ کرتا ہے۔

فرمایا'' غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے۔ جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔

بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گزارا مشکل ہے''۔ جھوٹ کے بغیر گزارا مشکل ہے۔ '' بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آ سکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس دَر کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ...... الخ ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں۔

آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہیں۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن''۔ جو بے تحاشا دنیاوی مسائل ہیں۔ فرمایا'' غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ''۔ (الحکم جلد 7 نمبر 11 مورخہ 24/ مارچ 1903ء صفحہ 9-10. ملفوظات جلد سوم صفحہ 144-145 جدید ایڈیشن)

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو باتوں کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ ایک تو یہ کہ خالص ہو کر یہ دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو شرک سے اپنے آپ کو پاک کرتا ہے۔ فرمایا رَبَّنَا کا لفظ یہ تقاضا کرتا ہے کہ باقی تمام جھوٹے خدا جو دل میں بنائے ہوئے ہیں ان سے نجات حاصل کر کے مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ جب آخرت کی حسنات کے ساتھ دنیا کی حسنات مانگی ہیں تو اس دنیا میں بھی جو انسان کے ساتھ متفرق قسم کے مسائل لگے ہوئے ہیں بعض دفعہ وہ دل کو بے چین کر دیتے ہیں۔ جب انسان ان مسائل میں الجھا ہوتا ہے، بعض لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ اس آگ میں جل رہے ہیں۔ لوگ بڑے پریشانی کے خطوط بھی لکھتے ہیں۔ پس یہ دعا اگر صحیح معنوں میں کی جائے گی تو شرک سے بچاتے ہوئے آخرت کے عذاب سے بھی بچا رہی ہوگی۔ کیونکہ جب دعا کرنے والا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی دعا مانگتے ہوئے اس دنیا کی پریشانیوں کی آگ سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ پھر فضل فرماتا ہے۔ پس یہ بڑی جامع دعا ہے اور جس طرح پہلی دعا جو مَیں نے شروع میں پڑھی تھی۔ جس کے متعلق مَیں نے کہا تھا کہ درود شریف کے ساتھ عموماً وہی دعا لکھی ہوتی ہے۔ دعائیں اَور بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن پہلی دعا کی طرح یہ دعا بھی نماز میں پڑھی جاتی ہے اور عام طور پر یہ دونوں دعائیں ہی جماعت کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں جو مَیں نے شروع میں اور آخر پر پڑھیں۔ اس لئے احمدی اس کو زیادہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہر قسم کی آگ سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے عبادت بڑی ضروری ہے جس کی شکل اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلی دُعا میں قیامِ نماز بتائی۔

پس اس رمضان میں ان دُعاؤں کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیامِ نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

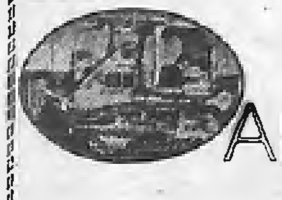

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

بیعت کا مطلب اپنے آپ کو بیچ دینا ہے۔ آپ نے خود کو اِس زمانے کے امام کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ تو پھر اپنے تمام جذبات اور خیالات کو اس کے تابع کریں جس نے آپ کو خریدا ہے وہ تحفہ بنیں جو خدا کے حضور پیش کرنے کے لائق ہو۔ اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو اپنے نفس کی قربانی دینی ہوگی، عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے اور تمام وہ باتیں کرنی ہونگی جو حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان میں ہیں

اے احمدی عورتو اور بچو! اللہ کے تمام احکامات کو غور سے سنو اور مانو اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو اللہ کے احکامات کو سن کر دوسری طرف منہ موڑ لیتے ہیں۔ ہمیشہ خلافت کی اطاعت گزار بنیں اور خلافت کے ساتھ چمٹی رہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مستورات سے خطاب کا خلاصہ بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی یکم ستمبر 2007

قادیان یکم ستمبر (MTA) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے 32ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور اقدس کے خطاب اور تلاوت قرآن مجید سے قبل ہونہار طالبات میں گولڈ میڈل تقسیم کئے گئے جس کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین نے خطاب شروع فرمایا حضور انور نے آیتِ قرآنی: وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (الفرقان: 74) کی تلاوت کی پھر فرمایا: یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں ایمان والوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ کان اور آنکھ کھلی رکھ کر نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور روحانی لحاظ سے اُن اندھوں اور بہروں کی طرح نہیں ہوتے جو سرسری طور پر باتوں کو سُن کر گزر جاتے ہیں۔ گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ پس خدا کی نیک بندیوں اور بندوں، جو نیک اعمال بجالانے والے ہیں، اور ان لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں ہمیشہ ایک واضح فرق ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کی شرط قرآنی احکامات پر عمل کو قرار دیا ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ میری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں جو ان احکامات پر عمل کرتے ہیں پس ہر احمدی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے اور ہر احمدی عورت کو دھیان رکھنا چاہئے کہ وہ اعمال صالحہ کے معیاروں پر پورے اتر رہے ہیں یا نہیں؟ اس سے نہ صرف آپ کی زندگی سدھرے گی بلکہ اس کے نتیجہ میں آپ آئندہ نسلوں کی زندگیاں بھی بہتر کرنے والی بن جائیں گی۔ اس لحاظ سے ہر احمدی عورت کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرے جو آپ نے بیان فرمائی ہیں اسی طرح خلیفہ وقت کی تمام نصائح پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے نتیجہ میں آپ روحانی انقلاب پیدا کرنے والی بن سکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نصائح فرمائی ہیں ان میں سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ آپ جلسہ پر اپنی دینی علمی اور روحانی ترقی کے لئے آئی ہیں اس لئے جلسہ کے تمام پروگراموں کو خوب توجہ سے سنیں یہ نہ ہو کہ ٹولیوں میں بیٹھ کر گپیں ماریں اور زیوروں اور کپڑوں کے متعلق تبصرے کریں۔ سال بھر میں 365 دن ہوتے ہیں اگر جلسہ کے یہ پانچ یا چھ دن آپ دینی مصروفیت میں گزاریں گی تو اس کے نتیجہ میں آپ اپنے روحانی معیار اونچا کرنے والی ہوں گی۔ اور جب آپ جلسہ کے پروگرام ٹھیک طرح نہ سنیں گی تو لاشعوری طور پر آپ کے بچوں پر بھی اس کا برا اثر پڑے گا۔ اور وہ بھی جلسے کو ایک قسم کا میلہ سمجھیں گے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بختی سے منع فرمایا ہے۔ پس پہلی بات یہ ہے کہ ان دنوں کو دین سیکھنے کے لئے اور روحانی ترقی کے لئے خرچ کریں۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سورۃ الفرقان کی جو آیت تلاوت کی گئی ہے اس میں دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمان کے نیک بندوں میں عاجزی ہوتی ہے۔ عاجزی ایسی چیز ہے جس کی بہت اہمیت ہے۔ عاجزی بہت سے جھگڑوں سے بچاتی ہے۔ یہ تکبر ہی ہے جو بہت سے فسادوں کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر حقیقی نیکی اختیار کرنا چاہتے ہو تو عاجزی اختیار کرو۔ تمہارے اندر سے ہر ایک کے لئے سلامتی کی خوشبو پھوٹے۔ عورتوں میں جھوٹی اناؤں اور غیرت کی وجہ سے بعض ایسی لڑائیاں ہو جاتی ہیں جو پھر مردوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ پس اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا چاہتی ہو تو پھر ان جھوٹی اناؤں کو ختم کرو اور عاجزی دکھاتے ہوئے سلامتی کے پھول بکھیرو۔

پھر فرماتا ہے اللہ کے بندے وہ ہیں جو نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ تو کنجوسی۔ بعض عورتوں میں دیکھا دیکھی فضول خرچی کی عادت ہوتی ہے کہ فلاں نے کپڑے بنوائے ہیں تو میں بھی بنواؤں گی فلاں نے وہ زیور پہنا ہے تو میں بھی پہنوں گی تو یہ چیزیں انتہائی لغو ہیں۔ ایسی عورتیں خاوندوں کو غلط اخراجات پر مجبور کرتی ہیں اور پھر ایسے خاوند شادی کے موقع پر قرض لیتے ہیں اور بعد میں پریشانیوں کا منہ دیکھتے ہیں۔ عورت اگر چاہے تو بہت سے غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کر کے اپنے خاوند کے گھر کی بہترین نگرانی کا کردار ادا کرسکتی ہے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اخراجات کے معاملہ میں کنجوسی بھی نہیں ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جائز حد تک اس کو خرچ کرنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اکثریت اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتی ہے اب دیکھیں عورتوں نے برلن کی مسجد کے لئے وعدے لکھوائے ہیں۔ اللہ کے فضل سے دل وجان سے خرچ کر رہی ہیں کئی ایسی ہیں جنہوں نے زیورات دیئے ہیں تو یہ ایک احمدی عورت کا امتیاز ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک اہم حکم یہ ہے کہ ایک احمدی عورت اپنا چہرہ چھپائے اور پردہ کرے۔ آج کل کے ماحول میں بعض پردہ کا خیال نہیں رکھتیں۔ مسجد میں جاتی ہیں تو پردہ کا خیال ہوتا ہے مگر بازاروں میں اپنے لباسوں کا خیال نہیں رکھتیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور حیا عورت کا خزانہ ہے اس لئے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں۔ یہی ایک احمدی عورت کا تقدس ہے جس کو آپ نے قائم رکھنا ہے۔ ان مغرب زدہ لوگوں کی طرح نہ بنیں جو کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم تو پرانا ہو چکا ہے۔ قرآن کریم کا کوئی حکم بھی پرانا نہیں ہوتا۔ پس صرف منہ سے کہہ دینے سے آپ اللہ کی بندیاں نہیں بن سکتیں بلکہ جو نصائح کی گئی ہیں ان پر عمل کر کے ہی آپ اللہ کی بندیاں کہلائیں گی۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس ضمن میں ایک اور بات کہہ دوں کہ بعض دفعہ یہ شکایات ملتی ہیں کہ شادیوں پر ڈانس ہوتا ہے یاد رکھیں کہ لڑکیوں کو لڑکیوں کے آگے بھی ڈانس کی اجازت نہیں۔ شادیوں کے موقع پر پاکیزہ گانے اور نظمیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ یاد رکھیں! بیعت کا مطلب اپنے آپ کو بیچ دینا ہے۔ آپ نے خود کو اس زمانے کے امام کے ہاتھ بیچ دیا ہے۔ تو پھر اپنے تمام جذبات اور خیالات کو اس کے تابع کریں جس نے آپ کو خریدا ہے اس لئے وہ تحفہ بنیں جو خدا کے حضور پیش کرنے کے لائق ہو۔ اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو اپنے نفس کی قربانی دینی ہوگی، عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے اور تمام وہ باتیں کرنی ہونگی جو حضرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان میں ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم میں عورت کا کردار اس قوم کو بنانے یا بگاڑنے میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اگر عورتیں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونگی تو اپنی اور اپنی اولاد کو سنوارنے والی ہونگی۔ یاد رکھو! ایک احمدی عورت نے ان سب باتوں کے پاک نمونے قائم کرنے ہیں۔ تبھی ایک احمدی عورت اپنے خاوند کے گھر کی صحیح رنگ میں نگرانی کرسکتی ہے۔ تبھی ایک ماں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرسکتی ہے۔ بعض دفعہ ماں باپ ان باتوں کو معمولی سمجھتے ہیں کہ بچوں نے نمازیں نہ پڑھیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت نہ کی تو کیا فرق پڑتا ہے۔ عہدیداران جماعت کے خلاف باتیں کیں تو کیا فرق پڑتا ہے حالانکہ یہی باتیں ہیں جو بچوں کے ذہنوں سے دین اور نظام جماعت کا احترام ختم کر دیتے ہیں تو تربیت کے لئے بچوں کی ابتدائی زندگی میں ماؤں کی بڑی ذمہ داری ہے۔ بچپن سے ہی ان کو دین کی طرف راغب کرنا چاہئے اور نظام جماعت کا احترام بتانا چاہئے۔ تب ہی ایک احمدی ماں ایسے بچوں کی پرورش کرسکتی ہے جو ملک اور قوم کے لئے مفید ہو اور ان کے دل میں خدا تعالیٰ کے لئے پیار ہو۔

ہر ایک کے پیش نظر رہے کہ اس فساد کے زمانہ میں جب دنیا دین سے بہت دُور ہو رہی ہے ہمیں اپنے بچوں کو دین کے قریب لانا ہے اور جب آپ میں یہ سوچ پیدا ہوگی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل شمار ہونگی۔ پس ہر احمدی عورت جو اپنا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے رکھنا چاہتی ہے اسے بہت توجہ سے پہلے اپنی حالت پر نظر ڈالنی چاہئے۔ اپنی مرضی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی کے تابع کرنا چاہئے تب ہی وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر سکے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: تم ہوشیار ہو جاؤ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے خلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ پس اپنی زندگیوں کو قرآنی احکامات کے مطابق ڈھالیں تب ہی آپ حقیقی مومن کہلائیں گی اور آپ کو اللہ کی مدد حاصل ہوگی اور اللہ کی مدد یہ ہوگی کہ آپ کی اولاد نیکیوں پر قائم ہو جائے گی۔ آپ کے لئے دعائیں کرنے والی بن جائے گی اور آپ کے لئے، آپ کے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنے گی۔ اور آپ کے حق میں یہ دعا پوری ہوگی کہ: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ پس اپنی اہمیت کو سمجھیں کہ عورت کے نیک اعمال سے ہی دین کی ترقی ہے جس کے نتیجہ میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے بنیں گے جو اسلام کے روحانی غلبہ کے لئے آپ نے کی ہیں۔ پس اے احمدی عورتو اور بچو اللہ کے تمام احکامات کو غور سے سنو اور مانو اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو اللہ کے احکامات کو سن کر دوسری طرف منہ موڑ لیتے ہیں۔ ہمیشہ خلافت کی اطاعت گزار بنیں اور خلافت کے ساتھ چمٹی رہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ

(.....محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان.....)

اصلاح نفس کے لئے جن ذرائع کو شریعت اسلامیہ نے مقرر فرمایا ہے اُن میں عبادت کے بعد خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے جیسا کہ فرمایا:

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (سورۃ البقرہ)

اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

نماز کو قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اور خدا پرستی کے جوہر کو نکھارنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مال جیسی محبوب چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا حکم دیا تا صرف زبانی محبت کے دعویٰ پر ہی بناء نہ ہو بلکہ فرمایا کہ تمہاری یہ محبت تبھی سچی ہے جبکہ تم اپنے خون پسینہ کی کمائی کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نہایت ہی ولولہ انگیز الفاظ میں توجہ دلائی اور فرمایا:

''یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔''

(تبلیغ رسالت جلد دہم)

رمضان المبارک کا مہینہ خیر و برکت کا مہینہ یا یوں کہنا چاہئے کہ رحمتِ خداوندی کی ہواؤں کا موسم بہار ہے اس مہینہ میں رحمتِ خداوندی کی گھٹائیں جھوم جھوم کر برستی ہیں، قدم قدم پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اسلامی نورانیت کا عظیم انتشار اس مہینہ میں ہوتا ہے تزکیہ نفس اور قربِ الٰہی کے راستے آسان ہو جاتے ہیں رمضان المبارک ایسا روحانی مجاہدہ ہے کہ جس سے روح بیدار ہو جاتی ہے اور ترقی کی منازل بسرعت طے کرتی ہے۔ جذبات صیقل ہوتے ہیں اور تقویٰ کی آبیاری ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مبارک مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحانی مجاہدہ کے لئے کمر کس لیا کرتے تھے اور اپنے اہل کو بھی بیدار رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کثرت سے خرچ کیا کرتے تھے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَايَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ (مسلم)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور رمضان میں خاص طور پر زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملاقات فرماتے اور حضرت جبرائیل رمضان کی ہر رات میں آپؐ سے ملاقات کرتے اور قرآن پاک کا دور فرماتے اور حضرت جبرائیل کی ملاقات پر آپ کی سخاوت تیز ہوا جو بارش لانے والی ہوتی ہے سے بھی زیادہ ہوتی۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں خدا کی راہ میں اس قدر سخاوت سے خرچ فرمایا کرتے تھے جس کی مثال تیز آندھی سے تیز تر ہوتی تھی کثرت سے آپ صدقہ اور خیرات بھی فرمایا کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی ایسا کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے ظاہر ہے کہ آپؐ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام نے بہت فائدہ اُٹھایا۔ رمضان المبارک میں کثرت سے فی سبیل اللہ خرچ کر کے اپنے لئے آسمان کے دروازوں کو کھولا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ایک اور نفلی عبادت جس کا تعلق رمضان سے ہے وہ صدقہ خیرات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بخاری میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ بڑے سخی تھے اور بڑی سخاوت سے کام لیتے تھے۔ دراصل جس وجود کا سارا بھروسہ اور توکل اپنے اس رب پر ہو جس کے خزانے میں کبھی کوئی کمی نہیں آتی اس کو اس بات کا فکر نہیں ہوتا کہ میرے گھر میں کوئی چیز ہے یا نہیں کیونکہ اس کی تمام ضروریات کا کفیل تو خود اس کا خدا ہوتا ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :كَانَ اَجْوَدُ مَايَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ کہ ماہ رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے معمول سے بھی زیادہ سخاوت برتا کرتے تھے۔'' (بحوالہ خطبہ جمعہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۵ء از کتاب خطبات ناصر صفحہ ۷۶)

خلوص نیت سے عبادت کرنے سے اللہ تعالیٰ مومن بندوں کو اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا ہے اور کثرت سے انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ مومن کی زندگی میں تو پورا سال ہی اس قسم کے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے نمایاں خدمات بجالاتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''......یہ دوسرا امر ہے جو خیرات میں ترقی کرنے کے لئے ضروری ہے چنانچہ قرآن کریم اس نکتے کو اس طرح بیان فرماتا ہے:

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (سورۃ البقرہ)

کہ مومن بندے عبادتوں کو قائم کرتے ہیں اور پھر جو کچھ ہم ان کو عطا کرتے ہیں اس میں سے آگے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ ترتیب بھی بڑی پیاری رکھی گئی ہے۔ فرمایا ان کو جو کچھ عطا ہوتا ہے وہ صرف جسمانی کوشش اور محنت سے عطا نہیں ہوتا بلکہ اس میں ان کی عبادتوں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ معلوم ہوا یہ عام انسان کی Achievements کا ذکر نہیں بلکہ ایسے مومن بندوں کی خصوصی Achievements کا یا جو کچھ وہ حاصل کرتے ہیں اسی کا ذکر ہے۔ جن کو جو کچھ عطا ہوتا ہے اس میں اُن کی عبادتوں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل ہوتا ہے۔ ایسی سوسائٹی جب قیام صلوٰۃ کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو عام بندوں سے زیادہ عطا کرتا ہے۔ اور جو کچھ ان کو عطا کرتا ہے اسے وہ اپنے تک روک کر نہیں بیٹھ جاتے بلکہ وہ اس کو آگے جاری کرتے ہیں۔''

پھر آگے فرمایا:

''......ایسے خرچ کرنے والوں کو اس آیت میں خوشخبری دی گئی ہے کہ اس خرچ کے نتیجہ میں جو اللہ کی خاطر کیا جاتا ہے کبھی بھی ان کے اموال، ان کی طاقتیں اور ان کی صلاحیتیں ختم نہیں ہوں گی کیونکہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ میں ایک جاری چشمے کا ذکر ہے۔ ایک طرف سے نکل رہا ہے تو دوسری طرف سے پڑ بھی رہا ہے اور جس طرح سے نکل رہا ہے وہ سوراخ اس سوراخ کا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا جس سے پڑ رہا ہے۔ کیونکہ پڑنے والے سوراخ کو اللہ سے جوڑ دیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو کچھ وہ اپنی کوششوں سے حاصل کرتے ہیں اس کو خرچ کرتے ہیں کیونکہ انسانی کوشش تو محدود ہوتی ہے، اُن کا ماحصل تو تھوڑا سا ہوتا ہے وہ خرچ ہو کر ختم بھی ہو سکتا ہے، بلکہ فرمایا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کہ ہم اُن کو جو دیتے چلے جاتے ہیں وہ اس کو خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دینے کے راستے تو نہ ختم ہونے والے ہیں۔ اگر انسان تمام کائنات کی طاقتوں کو بھی خرچ کر دے تب بھی اگر ایک طرف اللہ سے تعلق قائم ہے تو اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ پس یہ کیسی عظیم الشان آیت ہے اور مومن کی ترقی کا اس میں کتنا وسیع مضمون بیان کر دیا گیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۱۵ر اپریل ۱۹۸۳ء)

خدا کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ نے ایک اہم عبادت قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں اکثر مقامات پر جہاں خدا تعالیٰ کو یاد کرنے، اس کی بندگی کرنے کا ارشاد فرمایا وہاں ساتھ ہی فرمایا کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور یہ زکوٰۃ تمہارے مالوں کو پاک و صاف کرے گی۔ یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین قرآن کریم کی تعلیم کی تعمیل میں سارا سال ہی خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے تھے لیکن رمضان المبارک چونکہ روحانی راستہ کو طے کرنے کے لئے ایک ٹریننگ پیریڈ کی طرح ہے اس میں خاص شفقت اور کرم اللہ تعالیٰ کا اس کے بندوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک ہے کہ اس مہینہ میں جہاں کثرت سے انفاق فی سبیل اللہ پر عمل کیا جائے وہاں پر فرمایا کہ ہر مسلمان کو چاہئے وہ غلام ہو یا آزاد بچہ ہو یا بڑا، صحت مند ہو یا بیمار حتی کہ نماز سے قبل پیدا ہونے والے بچہ کے والدین کو تاکید فرمائی کہ اس کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کیا جائے اور باقاعدہ اس کی شرح مقرر فرمائی۔ اسی طرح فدیۃ الصیام کی سہولت سے نوازا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہو سلم کے زمانے میں دین اسلام کی ترقی، اشاعت، تبلیغ اور غریبوں، مسکینوں، محتاجوں پر ان اموال کو خرچ کیا جاتا رہا مسلمان کی بہبودی اور ترقی پر ان اموال کو خرچ کیا جاتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بڑی بڑی جائیدادیں وقف فرمادیں۔ سونے چاندی کو اس قدر آپ کے قدموں میں لا ڈالا کہ اگر وہ سب اکٹھا کیا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ ایک پہاڑ بن جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں احیائے اسلام کے سامان پیدا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی غرض سے مبعوث فرمایا کہ آپ يحي الدين يقيم الشريعة یعنی دین اسلام کو زندہ کریں اور شریعت کو قائم فرمادیں۔ آپؑ نے ہمیں ایک عظیم مالی نظام عطا فرمایا جس کی مثال ملنا ممکن نہیں ہے اس مالی نظام کے طفیل اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کے دروازے کھول دے اور احمدی احباب فرشتوں کی دعاؤں کے وارث بن رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز صبح سویرے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ عطا کر اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! مال روکنے والے کے لئے

ہلاکت اور بربادی مقرر کردے۔(بخاری)

پس اللہ تعالیٰ نے ان مال میں برکت کی دعا کرنے والے فرشتوں کی دعاؤں کو جماعت کے حق میں قبول فرمایا اور دن بدن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے پیدا ہو رہے ہیں یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام کی دعائیں اور راہنمائی سے ہے جو صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’پس اے جماعت احمدیہ! تمہیں مبارک ہو اور بے انتہاء مبارک ہو کہ تمہارا ذکر قرآن میں موجود ہے تمہارا ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری ہو چکا ہے۔تم وہ ہو جن کو مسیح موعود علیہ السلام نے بے انتہاء قربانیاں اور دعائیں کر کے صحابہ سے ملا دیا ہے۔پس اس کا شکر جتنا بھی ادا کرو، کم ہے اور ایک ہی صورت شکر کی ہے کہ ہم اس پیغام کو ہمیشہ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔مشعل بردار بن جائیں اس پیغام سے دنیا کے اندھیروں کو ان مشعلوں کے نور کے ساتھ جگ مگا دیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۲ مئی ۱۹۹۸ء)

نیز فرمایا:

’’حقیقت یہ ہے کہ جماعت کا سارے کا سارا نظام تقویٰ پر مبنی ہے اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں آج ایک خاص معاملہ کے متعلق توجہ دلا چاہتا ہوں۔خبردار کرنا چاہتا ہوں تو میری مراد صرف یہ ہے کہ ہم خدا کی خاطر جو بھی مال پیش کرتے ہیں وہ خالصۃً تقویٰ پر مبنی ہو۔اور اس کے سوا کوئی مال اس پاک مال میں شامل نہ ہو اور وہ مخلصین جماعت جو انتہائی اعلیٰ معیار کی قربانی کر کے ایک طیّب مال ھدیۃً اپنے رب کے حضور پیش کرتے ہیں وہ گندے مال کے ساتھ مل کر ملوث نہ ہو جائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۶ء)

کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔اور بہر حال صدق دکھاوے۔تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔(کشتی نوح صفحہ ۴۷)

نیز آپؑ فرماتے ہیں: ’’دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے سب مرنے والے ہیں۔قبریں منہ کھولے ہوئے آوازے مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت میں جا داخل ہوتا ہے۔عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی؟ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرا قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔

(ملفوظات جلد دوئم صفحہ ٦٨)

پھر حضور علیہ السلام دنیا کے ہم و غم کے بارہ فرماتے ہیں:

’’......میں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں۔لیکن مجھے بھی فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔دین کے غم و ہم کا [illegible] انہیں کب ملے گا۔اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقتِ صافی اسے کب میسر آئے گا جبکہ اس کا سارا غم و ہم دین ہوگا۔وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں وہ اس نازک عہد کی ایفاء کی طرف کب توجہ فرمائیں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دل و جان سے پیارے آقا و متاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادات کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆

بقیہ اداریہ............از صفحہ 2

متوفی کے روزہ کا کفارہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

عید کے دن روزہ کی ممانعت : حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔یہ تو وہ مسائل ہیں جو روزہ کی بابت احادیث میں پائے جاتے ہیں اگلی قسط میں ہم رمضان کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کریں گے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

بقیہ آپ کے خطوط............از صفحہ 15

خاکسار عرض کرتا ہے کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (حدیث) یعنی اب نبوت میں سوائے مبشرات یعنی رویاء صادقہ کشف و الہام کے اور کچھ نہ رہا۔چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انتہاء مقام ولایت ابتداء مقام نبوت ہے۔جب میں ولایت کے انتہائی مقام پر پہنچا تو اپنے سر کو انبیاء علیہم السلام کے قدم پر پایا۔
(ملاحظہ ہو تذکرۃ الاولیاء از حضرت فرید الدین عطارؒ۔)

اسی طرح حضرت امیر خسروؒ اپنے پیر حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنے تعلق کو یوں بیان کرتے ہیں۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی   تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

’’میں تو ہوا تو میں ہوا میں جسم ہوا تو جان ہوا۔پس کون ہے جو کہے میں الگ ہوں اور تو مجھ سے الگ ہے۔‘‘

اس سلسلہ میں اِک اور مثال قابل غور ہے جب لوہا آگ میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی انتہائی گرم حالت آگ کے برابر ہو جاتی ہے۔بسا اوقات تیزی میں آگ سے بھی بڑھ جاتی ہے۔مگر فی الحقیقت لوہا ہی ہے۔یہ حالت روحانی صرف اُمت محمدیہ میں ہی پائی جاتی ہے۔تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ناطق ہے۔علماء امت محمدیہ بنی اسرائیل کے نبیوں کے برابر ہیں (حدیث)۔پھر آپؑ فرماتے ہیں

’’پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ غور سے دیکھا جائے تو وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا نبی اللہ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دے دی جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور واضح آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ:۱۱۸) پر شاہد ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسیٰ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو معبود کر کے مانو‘‘ تو وہ جواب دینگے کہ جب تک میں اُن میں تھا تو اُن پر شاہد تھا اور اُن کا نگہبان تھا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔اگر اب کوئی چاہے تو آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے معنے ....اپنی ناحق ضد سے باز نہ آ کر یہ کرے کہ ’’جب تو نے مجھے مع جسم عنصری آسمان پر اٹھا لیا‘‘ تب بھی اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئینگے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دے دیا کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے، وہ نبی کہلا کر مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ ’’مجھے کچھ بھی خبر نہیں‘‘۔پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں تو وہ اگر مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اتریں گے تو کیا آسمان پر ہی مرینگے اور آسمان میں ہی اُن کی قبر ہوگی لیکن آسمان میں مرنا آیت فِيهَا تَمُوتُونَ (الاعراف:۱۲۶) کے برخلاف ہے۔پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری کے نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آ گیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں‘‘   (رسالہ الوصیت تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

میرے عزیز! خط بہت لمبا ہو گیا۔چند حرفوں میں ایک جہاں کی تمناؤں کو بیان کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود ذوق حضوری نے میری داستان کو لمبا کر دیا۔امید ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی خاطر کم از کم تین بار صبح بعد تلاوت قرآن مجید ضرور مطالعہ کرینگے۔وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد   شہروز   مسرور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

بھارت کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید

مراد آباد: مورخہ ۷ رجولائی کو ضلع مراد آباد میں ہفتہ قرآن کے تحت جلسہ منعقد کیا گیا یہ جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی ظہیر عالم ناصر صاحب منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ تقریباً ۵۰ غیر از جماعت نے بھی شمولیت کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ منان صاحب نے کی اس کے بعد مکرم حافظ عمر فاروق صاحب نے تعارف پیش کیا اور بعد ازاں مکرم حافظ اختر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور مکرم خورشید احمد صاحب، مکرم حاجی عزیز الرحمٰن صاحب، مکرم فرید احمد ناصر صاحب سرکل انچارج بریلی نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فرید احمد ناصر سرکل انچارج بریلی)

کشن گڑھ: جماعت احمدیہ کشن گڑھ کو ہفتہ قرآن یکم تا 8 جولائی منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس میں مختلف پروگرام بنائے گئے۔ تمام افراد جماعت پروگراموں میں دلچسپی سے شامل ہوئے۔ احباب نے قرآن پڑھنا سیکھا اور سکھایا۔ مورخہ ۸ جولائی کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم شہاب الدین کی تلاوت قرآن سے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علی ترتیب مکرم شہاب الدین صاحب معلم، مکرم واجد علی صاحب، محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ صاحب نے قرآن مجید کی عظمت کے بارے میں تقریر کی اس کے بعد ناصرات نے نظم اور ترانہ پیش کئے۔ آخر پر خاکسار نے قرآن پاک کی تلاوت کی عظمت اور شانِ قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ مسجد میں پردہ کی رعایت سے مستورات کے سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے آخر پر شیرینی کا انتظام کیا گیا اور دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ کشن گڑھ)

کالیکٹ: مورخہ ۸ جولائی تا ۱۴ رجولائی جماعت احمدیہ کالیکٹ میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ ہر روز بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا۔ جس کی تفصیل ذرج ذیل ہے:

۸ رجولائی کو شام پانچ بجے مکرم ایم اے محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم کے وی محمد ابولوفا صاحب نے تلاوت کی۔ اور ایم کے اشرف صاحب نے نظم سنائی اور مکرم اے ایم سلیم صاحب نے تقریر کی۔ ۹ جولائی کو مکرم احمد کویا صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ لی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت مکرم ٹی احمد سعید صاحب نے کی اور نظم مختار صاحب نے سنائی۔ بعدۂ مکرم ٹی جمشاد معلم وقف جدید بیرون، مکرم مولانا ایوب صاحب نے تقریر کی۔ ۱۰ رجولائی کو مکرم مولانا ایوب صاحب انچارج مبلغ جماعت احمدیہ کیرالہ کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم ایم کے اشرف صاحب نے تلاوت کی مکرم سی پی محمد صاحب نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا۔ اس کے بعد یو کے محمد یوسف صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ ۱۱ رجولائی کو مکرم ایم اے محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم یو کے محمد یوسف صاحب نے تلاوت کی اور مکرم ٹی جمشاد صاحب نے نظم سنائی۔ بعدۂ مکرم عیسیٰ کویا صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ ۱۲ رجولائی کو مکرم ایم اے محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم کے ابراہیم صاحب نے تلاوت کی اور مکرم کے پی عبدالسلام صاحب نے نظم سنائی۔ بعدۂ مکرم ٹی احمد سعید صاحب، مکرم مولوی ایوب صاحب نے تقریر کی۔ ۱۳ رجولائی کو مکرم مولوی ایوب صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم کے مختار احمد صاحب نے تلاوت کی اور مکرم ٹی احمد سعید صاحب نے نظم سنائی۔ بعد مکرم اے ایم محمد سلیم صاحب نے تقریر فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ رات ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔ ۱۴ رجولائی کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں مکرم کے این اشرف صاحب نے تلاوت کی اور مکرم ای کے منصور صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ خاکسار، مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے تقریر کی۔ یہ جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ ہر روز کے پروگرام میں کافی تعداد میں مرد و زن شامل ہوئے۔ اور پروگرام احسن رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔ (ایم ظفر احمد مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ کالیکٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ نے سالانہ اجتماع ۵ راگست کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں منعقد کیا۔ اجتماع کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ صبح ساڑھے نو بجے تا ۱۲ بجے خدام اور اطفال کے ورزشی پروگرام تھے۔ ساڑھے بارہ بجے سے ۴ بجے تک اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے چار بجے سے خدام کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ جس کا اختتام ساڑھے آٹھ بجے ہوا۔ ۹ بجے تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ محترم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھرا پردیش نے صدارت فرمائی۔ عہد دہرایا اور خدام سے خطاب بھی فرمایا۔ محترم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ اور مولوی مصلح الدین سعدی مبلغ سلسلہ کلکتہ اور مکرم عبدالرزاق صاحب صوبائی قائد بنگال مہمان خصوصی تھے اور جملہ پروگراموں میں بھرپور تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدام اور اطفال کی حاضری بہت خوشکن تھی اور جماعت کے بزرگ احباب (انصار) بھی سارا دن بڑی دلجمعی کے ساتھ شریک مجلس رہے۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب صوبائی قائد آندھرا پردیش حیدر آباد سے تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ نائب صوبائی قائد مکرم حنیف احمد صاحب اور شجاعت حسین صاحب تشریف لائے۔ دوپہر کو خدام کی طرف سے کھانے کا انتظام بھی تھا۔ جس میں انصار اور لجنات نے بھی شرکت کی۔ (تنویر احمد بانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ)

میرانکوٹ سرکل امرتسر میں انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۲ راگست کو جماعت احمدیہ میرانکوٹ میں مجلس انصار اللہ سرکل امرتسر کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں ۱۹ جماعتوں سے ۷۰ انصار، مبلغین و معلمین کی شمولیت ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعا سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس کے بعد مسجد مجیب میرانکوٹ میں علمی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں صدر صاحبان سرکل امرتسر نے الگ الگ پروگرام میں صدارت کی اور ججز کے فرائض مبلغین و معلمین کرام نے ادا کئے۔ بفضلہ تعالیٰ پچھلے اجتماع کے مقابلہ میں امسال حاضری زیادہ تھی نیز پروگراموں میں زائد انصار بزرگان نے حصہ لیا۔ ظہر و عصر کی نماز کے بعد کھانا کھلایا گیا۔ تین بجے زیر صدارت محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان تقریب تقسیم انعامات واختتامی پروگرام کا آغاز مکرم کرم دین صاحب آف وڑے والی کی تلاوت سے ہوا۔ تقسیم انعامات کے بعد شکریہ احباب ہوا اور آخر میں صدارتی خطاب میں محترم مولانا صاحب موصوف نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس سے احمدی و غیر مسلم مریضوں نے فائدہ اٹھایا تقریباً پچاس مریضوں کو محترم ڈاکٹر دلاور خان صاحب آف قادیان نے ادویات دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج امرتسر)

صوبہ ہماچل میں دوسرے سات روزہ تربیتی کیمپ اور سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ صوبہ ہماچل کا انعقاد

سالانہ اجتماع: مورخہ ۱۹ اور ۲۰ رجولائی ۲۰۰۷ء کو مجلس انصار اللہ صوبہ ہماچل کو دوسرا سالانہ اجتماع بمقام برنو ضلع اونہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۱۹ رجولائی کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد برنو میں زیر صدارت خاکسار اجتماع کی کاروائی کا آغاز مکرم بلبیر دین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدۂ مجلس انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا نظم مکرم روشن دین صاحب آف گھجن نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور خاکسار نے اجتماع کی غرض وغایت بیان کی اور دُعا کروائی۔ بعدۂ مکرم مبارک احمد صاحب شاد معلم شملہ کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر ہوا جس میں ۱۸ انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔

مورخہ ۲۰ رجولائی کو بعد نماز مغرب داؤد احمد صاحب معلم نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر درس دیا بعدۂ مکرم شوکت علی صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت مقابلہ تلاوت انصار اللہ ہوا اور مکرم محمد رفیع صاحب معلم کی زیر صدارت مقابلہ نظم، اذان اور مجلس سوال و جواب ہوا۔ کل ۲۵ جماعتوں کے ۴۵ انصار نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی اور علمی مقابلہ جات میں ۳۰ انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات کے بعد ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اجتماع کی کل حاضری ۱۱۰ تھی۔

اختتامی اجلاس و تقریب تقسیم انعامات: بعد نماز جمعہ اختتامی اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم رحیم خان صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ نظم مکرم مشتاق خان صاحب نے پڑھی بعدۂ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے اپنی تقریر میں انصار بھائیوں کو نماز کی اہمیت اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی بعدۂ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب نے انصار اللہ کے ورزشی مقابلہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے جبکہ علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کئے۔ اس طرح مجلس انصار اللہ صوبہ ہماچل کا یہ دوسرا سالانہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا اس موقعہ پر میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا جس کی خدمات مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب نے سرانجام دیں اجتماع میں شامل ہونے والے تمام انصار کے طعام و قیام کا انتظام مرکزی طور پر تھا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اِس حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔

تربیتی کیمپ: مورخہ ۱۳ رجولائی سے ۲۰ جولائی تک اسکولوں میں موسمی تعطیلات کے دوران بمقام برنو صوبہ ہماچل تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں کل ۶۵ طلباء نے شرکت فرمائی۔

۱۳ رجولائی کی شام تک طلباء برنو پہنچ گئے اور افتتاحی تقریب مورخہ ۱۴ رجولائی کو صبح آٹھ بجے خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم شوکت علی صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم داؤد احمد صاحب معلم نے علم کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں قیمتی نصائح سے طلباء کو نوازا۔ بعدۂ خاکسار نے طلباء کو کیمپ کے مقاصد بتائے۔ دُعا کے ساتھ اس تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا۔ طلباء کو تین گروپوں میں تقسیم کر کے تعلیم و تربیت کی کلاسیں لگائیں۔ ہر روز صبح ۸ بجے سے ۲ بجے تک طلباء کی تعلیمی کلاس لگائی جاتی تھیں۔ ہر روز بعد نماز فجر قرآن

شریف کا درس دیا جاتا۔ نماز عصر کے بعد حدیث شریف کا درس روزانہ دیا جاتا۔ درس کے بعد بچوں کو کھیلیں کروائی جاتی رہیں بعد نماز عشاء ہر روز مکرم داؤد احمد صاحب شاکر اور مکرم امتیاز علی صاحب معلم طلباء کی مجالس سوال و جواب لگاتے رہے۔ مورخہ ۱۶ جولائی کو مرکز قادیان سے محترم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت تربیتی کیمپ میں تشریف لائے اور اپنی قیمتی نصائح سے طلباء کو نوازا۔ خدام و اطفال کے علمی ذوق کو بڑھانے اور اُن میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اِس موقعہ پر تلاوت قرآن کریم، نظم، اذان اور تقاریر کے مقابلے نیز سوال و جواب اور طے شدہ پروگرام کے مطابق تحریری امتحان بھی لیا گیا۔

اختتامی تقریب: تربیتی کیمپ کا اختتامی تقریب مورخہ ۲۰ جولائی ۲۰۰۷ء کو مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم عزیز مشتاق احمد صاحب نے خوش الحانی سے سنائی۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں تمام شامل ہونے والے طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا بعدۂ امتحان اور دیگر علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو صدر اجلاس نے انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں ناصرات کی چند بچیوں نے مل کر خوش الحانی سے ایک ترانہ پیش کیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمیں
یہ آنکھ اُٹھے تو برس جائے کیفِ میخانہ

۱۹۳۸ء میں میرے مرحوم والد حضرت غلام محمد اختر نے گھر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بہت بڑی تصویر اپنے مندرجہ بالا شعر کے ساتھ آویزاں کی۔ مجھے اپنے اُس بچپن کے زمانے سے خوب یاد ہے کہ اِس بزرگ تصویر کی مناسبت سے والد محترم کے دوست اس شعر کی بھی بے حد تعریف کیا کرتے تھے۔ دسمبر ۱۹۸۳ء میں بزرگوار والد صاحب کا انتقال ہوا۔ اُن کے اکثر دوست بھی چل بسے۔ جو چند ایک رہ گئے اُن میں سے ایک دو نے انتہائی طویل عرصہ کے بعد مجھ سے ملتے ہوئے مرحوم والد بزرگوار کے لئے اپنے محبت بھرے کلمات کے ساتھ ساتھ یہ شعر بھی سنا دیا اور بتایا کہ یہ انہوں نے دوسری جنگ عظیم کے دنوں میں بزرگ تصویر کے نیچے پڑھا تھا ایسا پسند آیا کہ یاد کرلیا اور کبھی نہ بھولا۔ اب اُن کا سوال تھا کہ یہ شعر میرے والد بزرگوار کی کس نظم کا حصہ تھا۔ اس کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا کیونکہ یہ شعر میری کمسنی کے زمانے کا تھا۔ ہاں اس سوال نے مجھے یہ توجہ دلائی کہ اگرچہ وہ نظم معلوم نہیں جس کا یہ شعر حصہ ہے تو پھر میں ایک ایسی نظم لکھنے کی کوشش کروں جو اس شعر کا حصہ بن جائے۔ چنانچہ میری مندرجہ ذیل نظم اسی مقصد کو پورا کرنے کی کوشش ہے۔ (حمید اختر ابراہیم)

مسیح ہیں آپ مہدی ہیں خدا سے عشق بے پایاں
خدا نے اپنے عاشق کو بنایا اپنا دیوانہ
ہوئے ہیں ظلِ محمدؐ کے، مِلا ہے نام احمدؑ کا
کہ یوں آلِ محمدؐ میں بنے ہیں آپ دُردانہ
مِلا دینِ محمدؐ پھر، قدم ہیں سبز پھر اپنے
ملے ہے آبِ کوثر اَب ہوئے جاتے ہیں مستانہ
اِسی دینِ محمدؐ سے حکومت کی تھی دنیا پر
جو پھیلا دینِ مُلّا، تب سے رہتے ہیں غلامانہ
پریشاں حال اُمت منتظر تھی اپنے مہدی کی
جونہی مہدی ہوئے نازل تو وصل اُن کا بہانہ
صداقت کا نشاں اللہ نے نبیوں کے لئے رکھا
کہ چلے اپنے ہی منتظر کی طرف سے بادِ مخالفانہ
آئے مسیح زمین پر، ڈھونڈیں یہ آسماں پر
ایمان سے ہیں عاری، باقی ہے سب بہانہ
بہت ہی بدنصیبی ہے نبی آنے پہ نہ مانیں
نبی کے ماننے کو چاہئے اِک فہم فرزانہ
مصائب میں گھرے ہیں اَمن ڈھونڈے سے نہیں ملتا
ہوئے دشمن مسیح کے یہ اُسی کا شاخسانہ
سنائیں گالیاں یہ سُن کے قرآں کے دلائل سب
جھگڑنا اِن کی فطرت ہے، کریں باتیں یہ طفلانہ
امامِ وقت کو ڈھونڈیں مگر اِن کو نہیں ملتا
قرآں جو پڑھتے ہیں یہ عقل سے ہو کر کے بیگانہ
مسیح کو مان لیں بر وقت اور مِٹنے سے بچ جائیں
ہے ابراہیم کے ہاتھوں یہی اللہ کا پروانہ

غیر ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

۱۴ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت، علماء سلسلہ کی پُر معارف تقاریر و حکومتی سربراہان کے خطابات

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا سہ روزہ اکتیسواں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 29 جون کو شروع ہو کر یکم جولائی 2007 کو انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا میں بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کینیڈا کے دُور دراز علاقوں سے بڑی بھاری تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزانے والہانہ رنگ میں تشریف لائے۔ اس جلسہ میں اٹھارہ (18) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال چودہ ہزار سے زائد افراد نے شمولیت کی۔

پہلا دن: جمعۃ المبارک کے روز پہلے اجلاس میں تلاوت، نظم اور تراجم کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر پہلے اُردو میں اور پھر اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے اس پیغام میں جماعت احمدیہ کینیڈا سے اپنی غیر معمولی طور پر اعلیٰ توقعات کا اظہار فرمایا۔

حضور انور کے پیغام کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ آپ نے ''ماحولیاتی آلودگی کا سدِباب'' کے موضوع پر سیر حاصل تقریر کی۔ پہلے اجلاس میں جن مہمانان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

Hon. Jason Kenney, Secretary of State (Multiculturalism and Canadian Identity)

کنزرویٹو پارٹی کی جانب سے ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری وزارت مملکت کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ افتتاحی تقریب میں وزیر اعظم کینیڈا عزت مآب اسٹیفن ہارپر کی نمائندگی کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا کینیڈا کی ترقی میں پُر امن تعاون کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کینیڈا کے وزیر اعظم عزت مآب Hon. Stephen Harper کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ 2007ء کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا تھا اور کینیڈا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو سراہا۔

اس کے بعد صوبہ اونٹاریو کی وزیر ماحولیات اور پارلیمنٹ کی ممبر Hon. Laurel Broten نے جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر اور قرآن کریم کی اس بارے میں واضح تعلیمات کو سن کر بہت خوشی اور اطمینان ہوا ہے۔

بعدہٗ Michael Grant Ignatieff, MP۔ پروفیسر صاحب موصوف وفاقی حکومت کینیڈا کی فیڈرل پارلیمنٹ کے ممبر اور حزب اختلاف لبرل پارٹی کے نائب قائد ہیں۔ آپ نے بھی مختصر خطاب کیا اور جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کے اظہار کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔ پھر ممبر پارلیمنٹ Maria Minna نے کہا کہ مجھے اس جلسہ میں قرآن کریم کی تعلیمات کو سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اس کے بعد ane Augustine, Fairness Commissioner,Ontario,Ex. Parliamen- tary Secretary to Prime Minister of Canada کا جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک گہرا رشتہ ہے۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ سے میرا برسوں کا تعلق ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے اخلاص اور کردار سے بے حد متاثر ہوں۔ آپ نے اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کو سراہا اور انسانیت کی خدمت کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کیا۔ بعدہٗ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے صفات باری تعالیٰ کی ایک صفت حافظ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ شام کے پونے آٹھ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن: صبح ساڑھے نو بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم پروفیسر مولانا حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے کی۔ تلاوت، نظم اور تراجم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولانا محمد طارق اسلام صاحب، مشنری ایسٹرن ریجن، آٹوا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر پہلی بیعت کے تاریخ ساز عہد پر روشنی ڈالی اور آپ نے بیعت اولیٰ کے موقع پر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے اخلاص اور فدائیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ پھر مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مشنری ویسٹرن ریجن، کیلگری نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم مولانا چوہدری منیر احمد صاحب مشنری ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ نے ایم ٹی اے کی اہمیت و افادیت، اغراض و مقاصد اور نئی نسل کی اہم ضرورت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم کے ارشادات اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر شوکت تحریرات پیش کیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں میڈیا اسلام اور احمدیت کی رشد و ہدایت کا بہترین ذریعہ ہوگا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے قرآن کریم کی تمثیلات، تشبیہات اور استعارات کی حکمت و معرفت پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تمثیلات، تشبیہات اور استعارات حکمت و معرفت اور علم و دانش کا ایک لامتناہی خزانہ ہے۔

بعدۂ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ، صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے آنحضرت ﷺ کے مثالی اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جن میں اہل خانہ کی تربیت، سبقت فی الخیرات کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بیت النور، کیلگری کا سنگ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جون 2005ء کو رکھا۔ اور اس کی تعمیر کا کام 28 جولائی 2006 کو شروع ہوا۔ امید ہے یہ عظیم منصوبہ دسمبر 2007ء میں مکمل ہوگا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی مساجد کے پراجیکٹ مینجر مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب نے ویڈیو دکھاتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر کے مراحل کی تفصیلات بتائیں۔ اس پروگرام کے بعد پونے دو بجے دعا کے ساتھ دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

❁ شام چار بجے جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اول جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد تیسرے اجلاس کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب، سیکرٹری بیت الاسلام ٹورانٹو نے گزشتہ سال فوت ہوجانے والے تینتیس (33) مرحومین کے اسمائے گرامی پڑھ کر سنائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد فرمودہ جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کے مطابق مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کا اعلان کیا گیا۔

پھر مکرم عطاء الواحد (Lahaye) نے تخلیق: ارتقاء یا شعور کے موضوع پر نہایت علمی اور تحقیقی تقریر کی۔

اس کے بعد پاکستانی نژاد واجد علی خان، ممبر پارلیمنٹ اور مشیر وزیر اعظم برائے امن مشرق وسطیٰ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ اگر دنیا بھر کے لوگ آپ کی طرح امن وسلامتی کی بات کریں تو بہت سے مسائل کا حل ممکن ہوسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں جماعت احمدیہ کی جہاد کی تعریف سے نہ صرف متاثر ہوں بلکہ متفق ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں آپ کی جماعت کی ترقی کا راز صبر وتحمل اور یکجہتی اور اتحاد میں پنہاں ہے۔

بعدۂ نائب امیر دوم جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم ملک لال خان صاحب نے جماعت احمدیہ کینیڈا اور مسجد احمدیہ، مسی ساگا کے لئے ان کی گراں قدر خدمات اور دوستی کے اعتراف کے طور پر Hazel McCillion کو کرسٹل کی ایک تختی پیش کی۔

اس پر انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت انتہائی پُرامن طریقے سے کینیڈا کی ترقی میں شامل ہے۔ میں سمجھتی ہوں اگر اسلام کے بنیادی ارکان پر عمل کیا جائے تو دنیا یکسر بدل سکتی ہے۔

بعدۂ مکرم مولانا مختار احمد چیمہ صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے قدیم صحیفوں سے ان پیش گوئیوں کو بیان فرمایا جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور صداقت پر دلالت کرتی ہیں۔

اس کے Hon. Dr. Jack Layton, Leader of NDP جو ممبر پارلیمنٹ اور نیو ڈیموکریٹک پارٹی کے قائد ہیں اور ایک نامور پروفیسر اور محقق ہیں۔ آپ کہا کہ مجھے قرآن کریم کا یہ حوالہ بہت ہی پسند آیا ہے جس میں یہ آتا ہے کہ تم میں سے سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یعنی اللہ کی نظر میں وہی سب سے بہتر ہے جس کے اعمال بہتر ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر کینیڈین کلچر اس مقدس اصول پر کاربند ہوجائے تو ہمارے تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں۔

اس کے مکرم بیرسٹر میاں احمد ندیم صدیق صاحب نے اسلام میں عورت کے بارے میں قوانین بیان کئے۔ انہوں نے اس بات کو ثابت کیا کہ جس طرح اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا دنیا کے دیگر مذاہب اس کی نظیر نہیں پیش کرسکتے۔

بعدۂ جناب گوربخش سنگھ ملہی جو اُسی حلقہ کی چودہ سال سے نمائندگی کررہے ہیں جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے، آپ نے اپنے مختصر خطاب میں اس امر پر اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ یہ جلسہ سالانہ کئی سالوں سے اُن کے حلقہ میں منعقد ہورہا ہے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اسی طرح Hon. John Tory, Leader of Opposition, Parliament of Ontario صوبہ کی پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف کا قلمدان سنبھالے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں مقامی اداروں اور پولیس کے محکمے میں آپ کی کمیونٹی کا ذکر بڑے فخر سے ایک مثالی جماعت کے طور پر کرتا ہوں۔ آپ سماجی ذمہ داریوں کو انتہائی خاموشی سے سنبھال لیتے ہیں۔ یہ طریقہ ہم سب کو اپنانا چاہئے اور آپ کی تقلید کرنی چاہئے۔

بعدۂ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے بنی نوع انسان کی خدمات کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا کے کردار پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث النبی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو پیش کیا کہ ہمیں کس طرح بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہئے۔ بعدۂ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تازہ ترین کتب پر تبصرہ فرمایا اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ نہ صرف یہ کتابیں خریدیں بلکہ ان کا مطالعہ بھی کریں تا کہ ان کے دینی علم میں اضافہ ہو۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس سات بجے اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اجلاس شبینہ: رات ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی صدارت میں اجلاس شبینہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدہ يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ کے چار اشعار منتخب کئے گئے جن کے سات مختلف زبانوں میں تراجم پیش کئے۔ مکرم حافظ صاحب موصوف نے صدارتی خطاب میں دعوۃ الی اللہ کے پرحکمت طریق کے متعلق بصیرت افروز تقریر کی اور اس حوالہ سے سیرۃ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ مکرم حافظ صاحب موصوف کی تقریر کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے پیش کیا۔ دعا کے بعد دس بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

تیسرا دن: آج کا دن کینیڈا کی یوم آزادی کا دن تھا اور داعین الی اللہ اور احباب جماعت کے ذاتی تعلقات اور روابط سے سینکڑوں مہمانوں کو اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس لئے اس خاص پہلو سے اس اجلاس کے انتظامات کئے گئے تھے۔ آج کے دن سب سے زیادہ تعداد میں احباب وخواتین اجلاس میں شرکت کرتے ہیں جن میں ایک اچھی خاصی تعداد مہمانوں کی ہوتی ہے۔ یہ اجلاس دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ صبح ساڑھے دس بجے پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے کی۔ تلاوت، نظم اور ترجموں کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نے عرفان الٰہی کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے مختلف مذاہب میں خدا تعالیٰ اور عبادت کے تصور کو بیان کیا۔ نیز خدا تعالیٰ کے بارے میں بعض مفکرین کے نقطہ ہائے نظر پر بھی روشنی ڈالی۔ آپ نے آخر پر کہا کہ اسلام میں خدا تعالیٰ اور عبادت کا تصور سب سے اعلیٰ، ارفع اور جامع ہے۔ اس کے بعد مکرم صبیح احمد ناصر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا نے علم انعامی اور اول، دوم سوم، چہارم اور پنجم آنے والی مجالس کے لئے قواعد وضوابط اور معیار بیان کئے اور ان کا اعلان کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن کے قائد صاحب کو علم انعامی اور امتیاز حاصل کرنے والی دیگر مجالس کے قائدین اور ناظمین کو مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خصوصی اسناد عطا فرمائیں۔ بعدۂ مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب، چیئرمین تعلیم ایوارڈ کمیٹی کینیڈا نے چونتیس (34) طلبا اور چھیاسٹھ (66) طالبات کے نام پیش کئے جنہوں نے 2005ء اور 2006ء کے تعلیمی سالوں میں غیر معمولی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ جب کہ 2006ء میں چھ (6) حضرات نے فنی اور تکنیکی میدانوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس طرح کل 106 امیدوار اسناد کے مستحق قرار پائے۔ 34 طلباء اور 6 حضرات کو مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خصوصی اسناد عطا کیں۔

بارہ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت جماعت احمدیہ کینیڈا کے امیر مکرم ملک لال خان صاحب نے کی۔

یکم جولائی کو ملک بھر میں یوم کینیڈا بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کے تحت جماعت احمدیہ کینیڈا نے بہت اعلیٰ پیمانے پر اس تقریب کا انعقاد کیا۔ اس شاندار تقریب میں واقفین نو بچے اور بچیوں نے شرکت کی اور قومی پرچم کے رنگ میں لباس پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے نہایت خوبصورت آواز میں قومی ترانہ پڑھا۔ جس کے احترام میں تمام حاضرین اور مہمانان گرامی کھڑے ہوگئے۔ ایک بچی عزیزہ شبیہہ فاطمہ جوئیہ سلمہا نے قرآن کریم کے حوالہ سے وطن سے محبت اور ایک بچے عزیزم سید محمد النصر داؤد سلمہ نے حدیث النبی ﷺ کی روشنی میں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم ایاز محمود خان نے وطن سے محبت کے موضوع پر مختصر تقاریر کیں۔ جب کہ ہمارے ایک بزرگ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے کینیڈا کو اپنا وطن اپناتے ہوئے اپنے تاثرات بیان کئے۔ یہ شاندار اور وجد آفرین تقریب جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے موقع پر منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کے خصوصی مہمانان گرامی کثیر تعداد میں شامل تھے انہوں نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا اور اپنی تقاریر میں خوب سراہا۔

بعدۂ مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے جنت ارضی کے قیام پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مومن سے دو جنتوں کا وعدہ ہے۔ ایک ارضی جنت کا اور دوسرا اخروی جنت کا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب سے پہلے اپنے گھر کا جائزہ لیں اور اسلامی اقدار، عقائد، روایات کا خیال رکھیں۔ نیز اس بات کا جائزہ لیں کہ ہماری تخلیق کا کیا مقصد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں قرآن کریم اور احادیث النبی ﷺ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اس دنیا میں ارضی جنت قائم کرسکتے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر ان امور کی طرف توجہ دلائی جو گھروں کے سکون کو پامال کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعض دیگر مہمانوں کا تعارف کروایا جنہیں وقت کی کمی کے باعث خطاب کا موقع نہیں مل سکا۔ اس کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دوپہر پونے دو بجے اجتماعی دُعا کروائی۔

جلسہ گاہ مستورات: مستورات کے حصہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا سمیت بہت سی دیگر خواتین نے نہایت علمی اور تحقیقی تقاریر کیں۔ مورخہ 30 جون 2007ء کو شام کے اجلاس میں چھیاسٹھ (66) طالبات کو محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ نے خصوصی اسناد عطا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کا وسیع وعریض حصہ سرسبز وشاداب میدانوں اور رنگا رنگ پھولوں کی کیاریوں سے لدا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز اور اس کے گرد ونواح احمدیہ دارالسلام یعنی پیس ویلیج اپنی جگمگاتی ہوئی روشنیوں سے بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ مسجد بیت الاسلام کی خوبصورتی جہاں اپنی جگہ لاثانی اور بے نظیر تھی وہاں مسجد کے ہر طرف روشنیوں کے جگ مگ کرتے ہوئے بلبوں نے اس کی رونق اور حسن کو اور بھی دوبالا کردیا۔

جلسہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد بیت الاسلام میں تہجد کی نماز باقاعدگی سے ہوتی رہی اور درس کا بھی التزام رہا۔ الغرض ان ایام میں سارا وقت دعاؤں، عبادات، ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر گہرا نیک اثر پڑا۔ سامعین حضرات نے بڑے انہماک اور دلجمعی کے ساتھ جلسے کی تمام کاروائی سنی اور علماء کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس طرح یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ بہت ہی کامیاب رہا اور تمام احباب وخواتین بہت ہی اچھے تاثرات لے کر اپنے گھروں کو لوٹے اور یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی خیر وبرکت اور دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں کی کاروائی اور مہمانوں کے انٹرویوز کو کینیڈین میڈیا نے جلی سرخیوں سے مع تصاویر شائع کئے اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی بھرپور کوریج دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان کو جزائے جزیل عطا کرے جنہوں نے دن رات بڑے اخلاص، محبت، ایثار اور قربانی کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ اور اسی طرح جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ بابرکت جلسہ ہم سب کے لئے رشد وہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ ❁❁❁❁❁❁❁❁

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16522 :: میں شمشاد حق زوجہ محمد نصیر الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن بیاور ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26-2-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 25500 روپئے بذمہ خاوند۔ طلائی زیور گلے کا ہار 2 عدد وزن 28 گرام۔ انگوٹھیاں 3 عدد 6 گرام۔ جھمکے 3 جوڑی 9 گرام۔ کنگن 4 جوڑی 10 گرام۔ کڑے 2 عدد 10 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ کل وزن 63 گرام۔ زیور نقرئی پازیب 3 جوڑی 70 گرام۔ بچھوا 2 جوڑی 10 گرام۔ چابی کا رنگ ایک، عدد 15 گرام۔ کل وزن 95 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-3-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نصیر الحق الامۃ شمشاد حق گواہ محمد انور احمد

وصیت 16523 :: میں صبیحہ امجد بنت امجد لطیف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن دیپک مارگ ڈاکخانہ موتی ڈونگری روڈ ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28-2-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور چوڑی ایک عدد وزن 40 گرام۔ سیٹ ایک عدد 35 گرام۔ ہار ایک عدد 20 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 14 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 15.300 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ۔ کل وزن 124.300 گرام۔ قیمت اندازاً 87100 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-3-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ امجد لطیف الامۃ صبیحہ امجد گواہ عطاء الرب

وصیت 16524 :: میں ریشمہ زاہد زوجہ ناصر احمد زاہد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حال جے پور ڈاکخانہ موتی ڈونگری روڈ ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28-2-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 25501 روپئے بذمہ خاوند۔ طلائی زیور 3 عدد ہار وزن 30 گرام۔ بالیاں 3 جوڑی 15 گرام۔ کنگن 4 عدد 20 گرام۔ انگوٹھی 2 عدد 10 گرام۔ کل وزن 75 گرام۔ قیمت اندازاً 52000 روپئے۔ نقرئی پازیب 2 جوڑی 15 تولہ قیمت اندازاً 1200 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-2-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناصر احمد زاہد الامۃ ریشمہ زاہد گواہ محمد انور احمد

وصیت 16525 :: میں طیبہ مبارکہ زوجہ عبدالنعیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کھرٹی محلہ ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5-3-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 15000 روپئے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی نکلس 2 عدد وزن 20 گرام۔ بالیاں دو جوڑی 15 گرام۔ لچھا ایک عدد 5 گرام۔ کل وزن 40 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ قیمت اندازاً 30000 روپئے۔ نقرئی پازیب 2 جوڑی 150 گرام۔ ہار ایک عدد 10 گرام۔ انگوٹھیاں 2 عدد 5 گرام۔ کل وزن 165 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالنعیم الامۃ طیبہ مبارکہ گواہ محمد انور احمد

وصیت 16526 :: میں عبدالنعیم ولد محمد عبدالعظیم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن کھرٹی محلہ ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5-3-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-4-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عبدالعظیم العبد عبدالنعیم گواہ محمد انور احمد

وصیت 16527 :: میں عبدالعلیم ولد محمد عبدالعظیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کھرٹی محلہ ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5-3-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 2 عدد انگوٹھیاں نقرئی 15 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-4-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد عبدالعلیم گواہ محمد عبدالعظیم

وصیت 16528 :: میں طارق احمد احمدی ولد ڈاکٹر بشارت احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن آنند نگر ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5-3-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-4-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عبدالعظیم العبد طارق احمد احمدی گواہ مبشر احمد عبدالسلام

وصیت 16529 :: میں کوثر جہاں زوجہ عبدالعلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کھرٹی محلہ ڈاکخانہ عثمان آباد ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5-3-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 15000 روپئے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی نکلس 2 عدد وزن 20 گرام۔ بالیاں 2 جوڑی 5 گرام۔ انگوٹھیاں 3 عدد 5 گرام۔ ایک عدد لچھا Sevenpice 3 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ کل وزن 33 گرام۔ قیمت اندازاً 25000 روپئے۔ نقرئی سیٹ 2 عدد 20 گرام۔ پازیب ایک عدد 12 گرام۔ جوڑوے 2 عدد 20 گرام۔ کل وزن 52 گرام۔ قیمت اندازاً 600 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-4-06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالعلیم الامۃ کوثر جہاں گواہ محمد انور احمد

وصیت 16530 :: میں داؤد احمد فاروقی ولد عبدالقدوس فاروقی قوم احمدی مسلمان پیشہ میکانک عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن شاستری نگر ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28-2-06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا

اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 06-4-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد داؤد احمد فاروقی　　گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16531:: میں انصار علی خان معلم وقف جدید بیرون ولد دلبر خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن گنٹی وستی ڈاکخانہ شیلگی ضلع شولاپور صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عقیل احمد سہارنپوری　　العبد انصار علی خان　　گواہ شیخ فرقان

وصیت 16532:: میں سعیدہ بیگم زوجہ نور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن جکور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-5 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسارہ کے نام ایک مکان ہے جس کی موجودہ قیمت ڈیڑھ لاکھ روپئے ہے۔اس کے علاوہ نہ ہی کوئی زیور ہے اور نہ ہی کوئی جائیداد ہے۔کل موجودہ جائیداد کی قیمت 150000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نور احمد　　الامۃ سعیدہ بیگم　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16533:: میں نور احمد ولد سکندر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1966ء ساکن جکور لے آؤٹ ڈاکخانہ جکور بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ خاکسار کی موجودہ جائیداد دو مکانات پر مشتمل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 200000 روپئے ہے۔ایک ایکڑ کھیت کی زمین جس کی موجودہ قیمت 25000 روپئے ہے۔کل جائیداد کی موجودہ قیمت 225000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس الدین فاضل　　العبد نور احمد　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16534:: میں محبوب احمد ولد مبارک احمد سملیہ قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 480 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی محمد رحمۃ اللہ　　العبد محبوب احمد　　گواہ ابراہیم احمد

وصیت 16535:: میں پی ظاہر حسین ولد اے فقیر احمد قوم احمدی مسلم پیشہ ٹکنیشین عمر 32 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن ٹوٹوکورین ڈاکخانہ برین نگر ضلع ٹوٹوکورین صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-2-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد 6 سینٹ ذاتی زمین ہے۔ ٹوٹوکورین کے یودوکوٹائی میں واقع ہے۔ خسرہ نمبر 194/7 جس کی موجودہ مارکیٹ قیمت اندازاً 85000 روپئے ہے۔ اس کے علاوہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد پی ظاہر حسین　　گواہ کے اے محمد ظفر اللہ

وصیت 16536:: میں جے سید انور احمد ولد جمال الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوٹی کورین ڈاکخانہ ٹوٹی کورین ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

10 cent in half of the area the house has been constructed by applying Govt house building advance and the balance 5 cents remain vacant. At present everything- the house the vacant land have been mortgaged to govt. and it will be returned to me Insha Allah after repaying the amount, as desired by the govt. Present Value : vacant land 5 cent 2.5 lac , house + land 7.5 lac total 10 lac.

Ancestral Property : House-@ satankulam town panchayat present value about 2 lac. in which my share is Rs. 50000/- Partition not yet commeted.

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 13530 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے این اے رحمت اللہ　　العبد جے سید انور احمد　　گواہ آر غلام احمد

وصیت 16537:: میں آر امۃ القدیر زوجہ جے سید انور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوٹی کورین ڈاکخانہ ٹوٹی کورین ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-8 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 8.04 سینٹ موجودہ قیمت اندازاً 28000 روپئے۔ زیور طلائی چین اور ڈالر 74.800 گرام۔ چین اور ڈالر 37.800 گرام۔ چین اور ڈالر 30 گرام۔ چین 4 گرام۔ بریسلیٹ 10 گرام۔ چوڑیاں تین عدد 40.220 گرام۔ پیرل ڈروپس 5.700 گرام۔ ڈروپس 1.900 گرام۔ سٹڈ 4 گرام۔ سٹڈ اور ڈراپس 6 گرام۔ انگوٹھیاں 2 عدد 7.400 گرام۔ کل وزن 221.820 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے این اے رحمت اللہ　　الامۃ آر امۃ القدیر　　گواہ آر غلام احمد

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ایک دوست کو تبلیغی خط..........

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

مکرم شریف حیدر صاحب آف بھدرک اڑیسہ کے جماعت احمدیہ کے موقف اور اس کی صداقت کے متعلق مطالبہ پر خاکسار نے جواباً جو تبلیغی خط لکھا۔ اس کی نقل متلاشیان حق کے ازدیاد علم کے لئے پیش خدمت ہے۔ (سید مذکر الدین سونگڑہ اڑیسہ)

عزیزم محترم جناب میاں شریف حیدر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرا رحیم و کریم رب پیارے عزیز میاں شریف کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین) آپ کا ارسال کردہ خط محررہ یکم جون سال رواں مورخہ ۸ رجون بروز جمعۃ المبارک موصول ہوا۔ کوائف سے آگاہی ہوئی جو موجب روحانی مسرت و حظ ہوئی کہ آپ تحقیق حق کے لئے خاکسار کی طرف رجوع فرما ہوئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دُعا کرتا ہوں مولا کریم اپنے فضل خاص سے آپ کی تشنہ (پیاسی) تحقیق حق میں مزید اضافہ و رہنمائی فرمائے۔ آمین۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورہ العنکبوت:۷۰) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں ہم اُن کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ الخ (سورہ بقرہ:۴۵) یعنی اور صبر نماز و دُعا کے ذریعہ (اللہ) سے مدد مانگو اور بیشک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے یہ امر مشکل ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدہ میں تخلف نہیں کرے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ ہاں یہ بھی یاد رہے اگر میرے بیانات و نکات معرفت آپ کے ہوائے نفس (نفسانی خواہش) عقائد و تخیلات (خیالات) سے ہم آہنگ و متفق نہ ہوں تو آپ سے گذارش ہے کہ براہِ کرم غور و فکر و تدبر صبر و تحمل، دُعا و صدقہ اور اگر ہو سکے نفلی روزہ کے ذریعہ سے کام لیں اور انکار، استکبار و استہزاء میں جلدی نہ کریں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ یہی ہے وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ (سورہ بقرہ:۴۲) یعنی اور جلد بازی کرتے ہوئے اول انکار کرنے والے نہ بنو۔ دوم یہ کہ ہمیں قرآن مجید یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۔ (سورۃ الحجرات) یعنی اے مومنو! اگر تمہارے پاس (کوئی) فاسق اہم خبر لائے تو اُس کی تحقیق کر لیا کرو تا ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفی میں کسی قوم پر حملہ کر دو پھر بعد میں اپنے کئے پر شرمندہ ہو جاؤ۔ لہٰذا عقل کو دین پر ہرگز حاکم نہ بنائیں کیونکہ یہ تو خود اندھی ہے گر نیّر الہام نہ ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے بغیر عقل ہیچ ہے۔ ایک فلاسفر عقل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے کوشش کرتا ہے مگر اُس کی عقل کی روانی ضلالت کے صحرا میں گم ہو جاتی ہے اور وہ خدا کو پانے سے محروم ہو جاتا ہے مگر ایک سالک رہ خدا کو پا لیتا ہے۔ اسی قدر تمہیدی نوٹ کے بعد آمدم برسر مطلب۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

ہمارا مذہب و مسلک و عقائد:

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال (تکمیل) دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعے سے انسان راہ کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور قرآن مجید خاتم الکتب سماوی ہے اور ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بغیر اتباع ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ہمارے نزدیک و اکابرین و علماء امت کے نزدیک یوں ہے۔

چل بسا داغ آہ! میت اس کی زیب دوش ہے آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

(بانگِ درا)

یہ شعر مشہور شاعر داغ کی وفات پر شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا۔ کیا شاعر داغ کے بعد جہاں آباد میں کوئی شاعر نہیں ہوا؟ ہاں ہوا مگر حضرت داغ کی اتباع میں۔ یہاں آخری مقام مدح ہے۔ اس دار فانی میں اصلاح خلق اللہ کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے اور آپ آخری نبی بن کر تمام انبیاء علیہم السلام اور امت کے سید ہوئے مگر آپ فرماتے ہیں کہ میں سید الآخرین بھی ہوں۔ جس طرح آپ گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور اُن کی امتوں کے سید ہوئے تو کیا اُسی طرح آپ آخرین انبیاء علیہم السلام اور اُن کے پیروی کرنے والوں کے سیّد نہیں ٹھہرینگے؟ What was true for the past is also true for the present and future (Logic) ہمارے اس مقال (دلیلوں کی) قرآن مجید کی متعدد آیات تصدیق و تائید کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (سورۃ واقعہ) اور وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ الخ (سورۃ جمعہ) اسی طرف راہ دکھلا رہے ہیں۔ مزید برآں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّيْ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ تو کیا مسجد نبوی اس رنگ میں آخری مسجد ہے کہ اس کے بعد اور کوئی مسجد تعمیر نہیں ہوگی؟ ہاں ہوئی اور نوبت یہاں تک پہنچی۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

یہاں بھی لفظ "آخر" مقام مدح پر ہے۔ اب رہا الفاظ ختم اور خاتم جس پر ہمارے علماء شر بڑا ناچتے اور کودتے ہیں مگر افسوس! اس کے حقیقی مفہوم (جس کی تفصیل آگے آئے گی) سے بے خبر ہیں اور تحفظ ختم نبوت کی ڈھونگ رچا کر حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی طور سے توہین کر رہے ہیں۔

آسمان را حق سزد گر سنگ بارد بر زمین

ان بد باطن علماء کی حرکات پر آسمان کا حق ہے کہ اُن پر پتھر برسائے۔ میرے ان الفاظ سے آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں کیونکہ ان ہی لوگوں کی بدعملیوں، کینہ و بغض و فساد کے باعث آج اسلام دنیا میں بدنام ہے اور مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر برباد ہیں اور دشمنان اسلام اُن پر غالب۔ یہ وہ حضرات ہیں جو خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں۔ یہی وہ ہیں جو آج مملکت پاکستان کا خانہ خراب کر رہے ہیں اور اندرون ملک و بیرون ملک پوتر جہاد کے نام پر دہشت گردی معصوموں، بچوں بوڑھوں اور عورتوں کا خون کر رہے ہیں۔ غرض کہاں تک لکھیں۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا علماء هم شر من تحت اديم السماء الخ۔ کہ آخری زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہونگے۔ اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف عود کر کے عرض کرتا ہوں کہ کیا خاتم الشعراء، خاتم المہاجرین، خاتم الاولیاء، خاتم الحفاظ، خاتم المصنفین و خاتم المفسرین کے بعد شعراء، مہاجرین، اولیاء، حفاظ، مصنفین و مفسرین نہیں ہوئے؟ ہاں! ضرور ہوئے اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے مگر اتباع سلف صالحین۔ لہٰذا یہ بھی لفظ آخری کی طرح مقام مدح میں ہے اس کی ایک دلچسپ علمی مثال پیش ہے۔ انوری خاوری فارس کے ایک باکمال صفِ اوّل کے شاعر تھے وہ اپنے قصیدہ در مدح بادشاہ غیاث الدین فرماتے ہیں جو فارس کے علمی حلقہ میں بڑا مقبول ہوا۔ وہ یہ ہے۔

مادر گیتی نزادہ زیر چرخ چنبریں بادشاہ چوں غیاث الدین گدا چو انوری

بر تو سلطانیس ختم و بر من مسکین سخن چو شجاعت بر علی بر مصطفیٰ پیغمبری

اس دنیا جو دنیا والوں کی ماں ہے، نے نیلی گنبد والے آسمان کے نیچے آج تک غیاث الدین جیسا بہادر اقبال مند بادشاہ اور انوری جیسا باکمال سحر آفریں شاعر کبھی جنا نہ ہوگا۔ اے بادشاہ تجھ پر سلطانی ختم اور مجھ مسکین پر سخن گوئی ختم ہے۔ جس طرح شجاعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر اور پیغمبری حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ لہٰذا آخری و خاتم کے سلسلہ میں اس قدر کہنا کافی ہے کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ ہاں یہ الفاظ برائے تعظیم و احترام و اعلیٰ ترین و ارفع مقام کی طرف نشان دہی کرتا ہے۔ بعد ازیں اب آخرین و خاتم و ختم کا صحیح مفہوم و فلاسفی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیش خدمت ہے جسے آپ براہِ کرم غور سے پڑھیں اور بار بار کم از کم تین بار پڑھیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے (آمین ثم آمین) آپ فرماتے ہیں:-

"وہ (خدا- ناقل) دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اُسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم کھڑا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اُسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کی مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اُس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اُس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی نہ اُس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اُس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اُس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے (باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ جو نئے احکام سکھائے یا قرآن کریم کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے) اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر اُمور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (سورۃ ال عمران ۱۱۱) اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورہ فاتحہ) ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ اُمت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی اور ساتھ اُس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اُس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کی دوسری یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ و مقدسہ کا شرف بعض ایسے افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر اُن میں پائے گئے ایسے طور پر کہ اُن کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ اُن کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح اُن کو نصیب ہوا۔"

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 13 th September 2007 | Issue No. 37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض ہے جو حقیقی معرفت دنیا سے مفقود ہو گئی اور تقویٰ اور طہارت ختم ہو گیا ہے

ہر احمدی کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ میری ہر حرکت و سکون خدا کی نظر کے سامنے ہے اس لئے مجھ سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جو خدا کی ناراضگی کا باعث ہو جائے

خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31/اگست 2007ء بمقام جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے پہلے روز اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا: آج اس خطبہ سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عطا فرمایا ہے کہ سال میں ایک جگہ جمع ہو کر ہم اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے سامان بہم پہنچائیں، ایسے پروگرام بنائیں جو اللہ سے قریب کرنے والے اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہوں۔ اس ارادے اور اس نیت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے ہیں، آپس میں محبت پیار بڑھانا ہے، رنجشوں کو دور کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے اور ہر قسم کی لغویات سے خود کو پاک کرنا ہے۔ فرمایا: بظاہر یہ چند باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے بیان فرمائی ہیں لیکن یہی باتیں ہیں جو انسان کے مقصد پیدائش کو بھی پورا کرنے والی ہیں۔ ہمیشہ سمجھو اس جلسہ میں شامل ہونا بہت بڑا مقصد اپنے اندر رکھتا ہے اگر خدا کی رضا حاصل نہ ہو گی تو تقویٰ میں ترقی نہ ہو گی، اور اگر اعلیٰ اخلاق نہیں ہونگے تو ہم بندوں کے حقوق نہیں ادا کر سکیں گے اور ہم اس طرح جلسہ میں آنے کا مقصد پورا نہیں کر رہے ہونگے اور اس جلسہ میں آنے کا فائدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے ہم وارث نہیں ہو رہے ہونگے جن دعاؤں کے حاصل کرنے کے لئے ہم اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت کے لئے اپنے مریدوں کو اکٹھا کروں۔ پس ہر احمدی جو دنیا میں کہیں بھی بستا ہے، جو اپنے ملک کے جلسہ میں شریک ہوتا ہے یا بعض احمدی دوسرے ممالک کے جلسوں میں بھی شامل ہوتے ہیں ان سب شاملین کو ہمیشہ اس مقصد کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے بیان فرمایا ہے۔ یاد رکھو! جلسہ میں صرف تعداد بڑھانا مقصد نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔"

فرمایا: یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر ڈالی ہے اور کتنی بڑی توقع ہے جو آپ نے ہم سے کی ہے۔ آپ دنیا کی محبت ہمارے دلوں سے مٹا دینا چاہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا سے لاتعلق ہو جاؤ یہ بھی کفران نعمت ہے، مطلب یہ ہے کہ دنیا کی محبت ایک احمدی کو دنیا دار بنانے والی نہ ہو، اس کو اللہ کے احکامات سے دور لے جانے والی نہ ہو، اعلیٰ اخلاقی قدروں کو چھیننے والی نہ ہو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض ہے جو حقیقی معرفت دنیا سے مفقود ہو گئی اور تقویٰ اور طہارت ختم ہو گیا ہے اس کو پھر سے قائم کیا جائے اس طرح آپ فرماتے ہیں:-

سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے خدا کی عظمت دلوں پر بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا احسان تم پر ظاہر کرے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کو ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور خاص طور پر آپ جو اس جلسہ میں اپنی روحانی ترقی کے لئے شامل ہوئے ہیں تا کہ ہم خدا کے لطف و احسان کے وارث ہو سکیں۔ ہر احمدی کو ہر وقت یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ میری ہر حرکت و سکون خدا کی نظر کے سامنے ہے اس لئے مجھ سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جو خدا کی ناراضگی کا باعث ہو جائے۔ پس اے وہ تمام احمدیو! جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عہد بیعت باندھا ہے کہ اے امام الزمان! جو ایمان ہمارے دلوں سے نکل کر ثریا پر چلا گیا تھا، اسے دوبارہ آپ زمین پر واپس لائے ہیں۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ اب یہ ایمان اور تعلیم ہمارے دلوں اور ہمارے عملوں کا ہمیشہ کے لئے حصہ بنی رہے گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ان دنوں میں خاص طور پر ذکر الٰہی پر بہت زور دیں کہ خدا تعالیٰ کا لطف و احسان حاصل کرنے کے لئے ذکر الٰہی بہت ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ کہ "اللہ کو یاد رکھو وہ بھی تم کو یاد رکھے گا" پس خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا ذکر اس کا آقا اور مالک کرے۔ پس ڈیوٹیاں دینے والے اور جلسہ میں شامل ہونے والے سب ہی ذکر الٰہی کی طرف بہت توجہ دیں اور اس بات کو پلے باندھ لیں کہ ہم عبادات اور ذکر الٰہی کی اہمیت کو سمجھ کر ہی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں ان دنوں میں خوب دعائیں کریں، اللہ سے اپنا تعلق جوڑیں، جو تقاریر سنیں ان کو اپنے دلوں میں بٹھانے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ آپس میں رشتہ تودد و تعارف بڑھے گا پس جلسہ کے دوران اس مقصد کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں پرانی رنجشیں ختم کر کے محبت اور پیار کی بنیاد ڈالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جاؤ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے تم پاک دل بن جاؤ۔

انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے سچے اور پکے مسلمان بن جاؤ۔ اسلام صرف یہ نہیں کہ صرف رسم کے طور پر کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روح خدا کے آستانہ پر گر جائے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے احکام تمہارے لئے ہر ایک پہلو سے تمہارے لئے مقدم ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے دعا کرتا رہوں گا اور دعا ہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دلوں کو پھیر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری اس جماعت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔"

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: ہر ایک احمدی کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر احمدی کے چہرے کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے۔ اس حقیقت کو سمجھ لو گے تو تمہاری دعوت الی اللہ بھی اثر انداز ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ ☆☆☆

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747